محاسن اسلام کا بارھواں سال

اصلاحی کتب کے تعارف پر 8 صفحات کا اضافہ

زیرِ سرپرستی شیخ الاسلام فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

- ذوالحجہ کے 4 اعمال 10
- انسانیت کی پکار 13
- اِسلام کی جیت 15
- قربانی کے جانور کا مکالمہ 18
- معاشی تنگی سے نجات کیلئے خاص دُعا 21
- حالیہ سیلاب...... عذاب بھی اور امتحان بھی 26
- مخلوط تقریبات کا سیلاب 29
- ہر پریشانی کا علاج 33
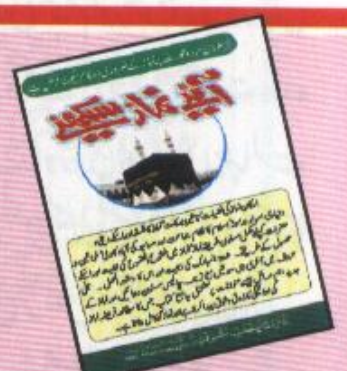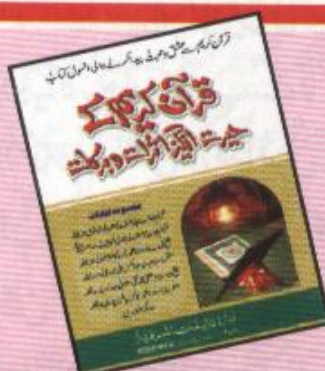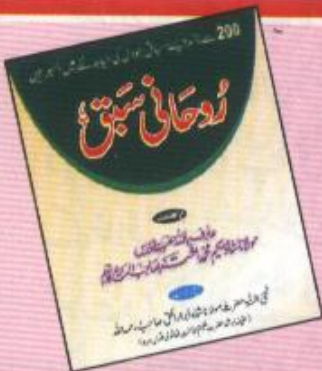
بسم اللہ الرحمن الرحیم

درد دل

قارئین کی خدمت میں گزارش

مجھے ضرور پڑھیے

آج دنیاوی فنون کی اس قدر بہتات ہے کہ عقل انسانی حیران ہے، مثلاً میڈیکل سائنس کے میدان میں نئی ریسرچ اس قدر تیزی سے دنیا میں پھیل جاتی ہے کہ چشم زدن میں پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے جبکہ ان دنیاوی فنون کی اہمیت اور ضرورت صرف دنیاوی زندگی تک محدود ہے جب اس محدود چیز کیلئے حیران کن حد تک معلومات کی بہتات ہے تو دین اور اس کا علم جو زندگی، موت اور موت کے بعد کے مراحل میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آمد ہے اور دائمی نجات کا ذریعہ ہے اس سے غفلت اور لاعلمی بھی حیران کن حد تک ہے۔ ہم میں سے کون مسلمان ہے جو دنیاوی زندگی کی خوشحالی اور امن وسکون کا خواہشمند نہ ہو؟ اور یہ بات بھی ہر شخص جانتا ہے کہ ہماری زندگی کے نشیب وفراز ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں اگر اعمال صالحہ ہیں تو زندگی خوشحال ہے اور اگر خدانخواستہ اعمال بُرے ہیں تو زندگی اور موت دونوں اجیرن ہیں۔

حالات حاضرہ میں ہر شخص مختلف پریشانیوں میں ہے، ان پریشانیوں سے نکلنے کی واحد صورت یہی ہے کہ ہم سب مسلمان مجموعی حیثیت سے اپنی زندگی کو دین کے مطابق بنائیں اور اس کا آسان طریقہ یہی ہے کہ اکابر کی اردو میں لکھی گئی مستند کتب کا انفرادی واجتماعی مطالعہ کریں گھروں میں خواتین اور بچوں کو عام فہم دینی کتب مہیا کریں دفاتر اور مساجد میں ایسی لائبریوں کا نظم بنائیں جس میں مختصر وقت میں آدمی بآسانی دینی کتب ورسائل کا مطالعہ کر سکے۔ یاد رکھئے! ہم میں سے ہر شخص ہر وقت دین اور دینی علم کا محتاج ہے۔ آج کی مصروف زندگی میں ایک عام مسلمان کیلئے حصول علم کی آسان صورت یہی ہے کہ وہ مستند دینی کتب کے ذریعے دین کا بنیادی علم حاصل کرے۔

الحمدللہ قارئین محاسن اسلام کیلئے ادارہ کا سلسلہ نشر واشاعت محتاج تعارف نہیں۔ اور وہ حسب توفیق ادارہ کی کتب نہ صرف ذاتی مطالعہ کیلئے منگواتے رہتے ہیں بلکہ کئی اہل توفیق حضرات وقتاً فوقتاً عام فہم اصلاحی کتب ورسائل اور خاص طور پر ماہنامہ "محاسن اسلام" سینکڑوں کی تعداد میں منگوا کر ایصال ثواب کیلئے تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ یوں باہمی تعاون کے ذریعے خدمت دین کا یہ سلسلہ رواں ہے، اس شمارہ میں بھی آٹھ اضافی صفحات پر ایسی مستند اور عام فہم کتب کا تعارف دیا جارہا ہے جن کے مطالعہ کے ذریعے ہم دین کی بنیادی تعلیم اور موجودہ دور میں اس پر عمل کے آسان دستور العمل کو سیکھ سکتے ہیں۔ کتب دینیہ کا یہ تعارف آپ کے فائدہ کیلئے صرف اس نیت سے دیا جارہا ہے کہ آپ اپنی ضرورت کے مطابق مستند کتب کا انتخاب کر سکیں اور معاشرتی بے راہ روی اور عمومی جہالت کے خلاف حسب وسعت عملی مظاہرہ کرتے ہوئے ان کتب کو خود پڑھیں اور باذوق قارئین تک پہنچا کر علم دوستی کا ثبوت دیں اور اپنے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ ملک بھر میں ادارہ کی طرف سے کتب کی ترسیل کا محفوظ نیٹ ورک موجود ہے، جس کے ذریعے آپ صرف فون کر کے گھر بیٹھے اپنی مطلوبہ کتب رعایتی نرخ پر حاصل کر سکتے ہیں۔

آیئے! دین کی نشر واشاعت میں باہمی تعاون کریں اور دینی علوم کو علمی وعملی اعتبار سے رائج کریں۔ واللہ ولی التوفیق

بخاری و مسلم اور دیگر مستند کتب احادیث سے
ہزاروں احادیث آسان مستند شرح کے ساتھ
اور اردو دان طبقہ کے شائقین حدیث کیلئے عظیم خوشخبری

مَعَارِفُ السُّنَّةِ

کامل 5 جلد

جن اکابر کی تشریحات سے یہ کتاب مزین کی گئی

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ
فخر المحدثین مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ... شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا
کاندھلوی رحمہ اللہ... مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہری مدنی رحمہ اللہ و دیگر اکابر امت

جمع و ترتیب

مولانا عبدالاحد بلال.... مولانا حبیب الرحمٰن
(از فضلائے جامعہ خیر المدارس ملتان)

زندگی کے تمام امور سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہزاروں مستند احادیث اور ان کا ترجمے اور آسان تشریح کا
جدید ترین مجموعہ۔ اعراب کیساتھ احادیث کا عربی متن
آسان ترجمہ اور دلنشین انداز میں عام فہم تشریح
برصغیر کے محدثین عظام کی احادیث مبارکہ کی تشریحات کی امین کتاب جو عوام و خواص کیلئے مرتب کی گئی ہے۔ علوم حدیث کے شائقین خواتین و حضرات کیلئے اردو زبان میں پہلا جامع و مستند مجموعہ جس کے مطالعہ سے زندگی کے تمام امور میں اتباع سنت کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے اور پھر عمل کے ذریعے دنیا و آخرت کی سعادتیں سمیٹی جا سکتی ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اولین حق اطاعت رسول ہے جو ذخیرہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم کیا جا سکتا ہے ایک مسلمان کیلئے اس اہم ترین موضوع پر عام فہم مستند ذخیرہ احادیث۔ جو مستند کتب حدیث کا ایسا عام فہم انسائیکلو پیڈیا ہے جو خواص کیلئے نعمت ہے اور ایک عام مسلمان کیلئے زاد راہ ہے۔ جو اسے زندگی کے اس سفر کو اتباع سنت کے مطابق ڈھالنے میں معاون ہے کہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔

چند اہم عنوانات

علم دین کی فضیلت و اہمیت، عقائد... ایمانیات، اخلاقیات، حقوق و فرائض، طہارت و پاکیزگی، نماز کے احکام و فضائل، زکوٰۃ و روزہ کے احکام و مسائل، حج، عمرہ و قربانی کے احکام، نکاح و طلاق، بیوع و معاملات، قصاص و جہاد، معاشرتی آداب، طب و صحت، وصیت کے احکام، میت اور اہل میت، میراث اور اس کی تقسیم کا شرعی نظام جیسے سینکڑوں عنوانات پر احادیث مبارکہ کا سدابہار گلدستہ

قرآنِ کریم کے حیرت انگیز اثرات و برکات

"قرآن کریم" سے تعلق و محبت کو اجاگر کرنے والے پُر اثر مضامین اور اس کے انوار و برکات، اعجاز و خصوصیات، ایمان افروز واقعات، قرآنی سورتوں اور آیات کے فضائل و خواص۔ قرآن کریم کی تاریخی معلومات، اسلامی تاریخ سے عشاق قرآن کے حیرت انگیز واقعات، قرآن کریم کے حقوق و آداب اور اہم مسائل۔

علاوہ ازیں آخر میں آٹھویں صدی کے معروف بزرگ عالم امام یافعی رحمہ اللہ کا نایاب عربی رسالہ "الدر النظیم" کا مکمل اردو ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے اپنے موضوع پر ایک لاجواب کتاب الغرض قرآن کریم کے فوائد و برکات اور اثرات و سحر انگیزی کے مضامین و واقعات پر مشتمل ایک مختصر و جامع انسائیکلوپیڈیا جس کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے قرآنی تعلق کو جلا بخشنے میں مجرب ہے۔

دورِ حاضر کے عین مطابق آسان جدید اشاعت (دو خوبصورت جلدوں میں)

"جدید تفسیر عثمانی"

یہ عظیم تفسیر اپنے قدیمی طرز طباعت کی وجہ سے ذوق حاضر کے مطالعہ کیلئے آسان نہ تھی۔ اللہ کے فضل و کرم سے ادارہ نے اس کی اشاعت جدید انداز میں کی ہے۔ یہ جدید ترین ایڈیشن سابقہ تمام اشاعتوں سے ممتاز اور مفید عام جدید خصوصیات پر مشتمل ہے۔

☆...... ہر صفحہ کے اوپر جلی حروف میں قرآنی متن۔ ☆...... متن کے نیچے علیحدہ جلی حروف میں ترجمہ

☆...... قرآنی متن سے متعلق تفسیر اسی صفحہ پر مکمل۔ دیدہ زیب طباعت سے آراستہ جدید ایڈیشن

ان شاء اللہ العزیز یہ جدید ایڈیشن ہر عمر کے خواتین و حضرات اور کمزور نظر والوں کی ضرورت و سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ازسرنو ڈیزائن کیا گیا ہے قرآنی متن، ترجمہ اور تفسیر کی حتی الامکان تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے۔

نمونہ کے طور پر اس جدید تفسیر کا ایک صفحہ چھوٹے سائز میں دیا گیا ہے جبکہ اصل تفسیر دو خوبصورت جلد... کلاں سائز میں ہے یہ صفحہ صرف طرز طباعت دکھانے کیلئے دیا گیا ہے۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ⑤ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑥ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ⑦ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ⑧ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ⑨ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ

وہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے پروردگار کی طرف سے اور وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے ① بے شک جو لوگ کافر ہو چکے برابر ہے ان کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہ لائیں گے ② مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے ③ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور دن قیامت پر اور وہ ہرگز مومن نہیں ④ دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے اور در اصل کسی کو دغا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سوچتے ⑤ انکے دلوں میں بیماری ہے پھر بڑھا دی اللہ نے انکی بیماری ⑥

① یعنی اہل ایمان کے دونوں گروہ مذکورہ بالا دنیا میں ان کو ہدایت نصیب ہوئی اور آخرت میں ان کو ہر طرح کی مراد ملے گی جس سے معلوم ہو گیا کہ جو شخص ایمان اور اعمال حسنہ سے محروم رہے ان کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہیں اب ان دونوں فریق مومنین سے فارغ ہو کر آگے کفار کی حالت بیان کی جاتی ہے۔

② ان کفار سے خاص وہ لوگ مراد ہیں جن کیلئے کفر مقدر ہو چکا اور دولت ایمان سے ہمیشہ کیلئے محروم کر دیئے گئے (جیسے ابوجہل ابولہب وغیرہ) ورنہ ظاہر ہے کہ بہت سے لوگ جو کافر تھے مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔ ③ ان کے دلوں پر مہر کر دی (یعنی حق بات کو نہیں سمجھتے) اور کانوں پر مہر کر دی (یعنی سچی بات کو متوجہ ہو کر نہیں سنتے) اور آنکھوں پر پردہ ہے (یعنی راہ حق کو نہیں دیکھتے) کفار کا بیان ختم ہو گیا اب منافقوں کا حال اس کے بعد تیرہ آیتوں میں ذکر کیا جاتا ہے۔

④ یعنی دل سے ایمان نہیں لائے جو حقیقت میں ایمان ہے صرف زبان سے فریب دینے کے لیے اظہار ایمان کرتے ہیں۔ ⑤ یعنی ان کی فریب بازی نہ خدائے تعالیٰ کے اوپر چل سکتی ہے کہ وہ عالم الغیب ہے اور نہ مومنین پر کہ حق تعالیٰ مومنین کو بواسطہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر دلائل و قرائن کے منافقین کے فریب سے آگاہ فرما دیتا ہے بلکہ ان کی فریب بازی کا وبال اور اسکی خرابی حقیقت میں ان ہی کو پہنچتی ہے مگر وہ اس کو اپنی غفلت اور جہالت اور شرارت سے نہیں سوچتے اور نہیں سمجھتے اگر غور کریں تو سمجھ لیں کہ اس فریب بازی سے مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ اس کا نتیجہ خراب ہم کو پہنچ رہا ہے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ (شاہ عبدالقادر صاحبؒ) کے فہم کی نزاکت ہے کہ یہاں یَشْعُرُوْنَ کا ظاہر ترجمہ چھوڑ کر اسکا ترجمہ بوجھنا یعنی سوچنا فرمایا۔

⑥ یعنی ان کے دلوں میں نفاق اور دین اسلام سے نفرت اور مسلمانوں سے حسد اور عناد یہ مرض پہلے سے موجود تھے اب نزول قرآن اور ظہور شوکت اسلام اور ترقی و نصرت اہل اسلام کو دیکھ دیکھ کر ان کی وہ بیماری اور بڑھ گئی۔

قرآن کریم تجوید کے ساتھ پڑھنے کے لئے
آسان حیرت انگیز خوبیوں سے مزین

تجویدی قُرآنِ مجیدؒ

آج سے چند سال قبل حفاظ کرام کو تجوید کے ضروری قواعد اور قرآن میں موجود متشابہات کو ضبط کرنے کے سلسلہ میں کافی دقت پیش آتی تھی کیونکہ ان موضوعات پر لکھی جانیوالی کتب میں سے بعض نایاب تھیں تو بعض موجودہ صلاحیت سے بالاتر تھیں۔

اللہ کے فضل وکرم سے ادارہ نے پہلی بار جید قراء کرام کی نگرانی میں قرآن کریم کا تجویدی نسخہ متعارف کرایا جس میں بیک وقت شیخ القراء حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ کے متشابہات بھی دیئے گئے۔

اور تجوید کے ضروری قواعد، غنہ، قلقلہ، وصلاً عنہ، وقفاً قلقلہ جیسے تجوید کے ضروری قواعد بھی درج کئے جن کی مدد سے ہر آدمی معمولی توجہ پر قرآن کریم کی صحیح تلاوت کر کے قرآن کریم کا پہلا اور بنیادی حق ادا کر سکتا ہے۔

الحمدللہ ادارہ کے مطبوعہ تجویدی قرآن مجید مدارس دینیہ، مساجد اور حفظ کے اساتذہ وطلباء کے علاوہ عوام الناس میں بھی نہایت مقبول ہیں۔

ادارہ کے مطبوعہ تجویدی قرآن مجید 13 سطری... 15 سطری... 16 سطری کے بعد اب مزید رنگین طباعت میں مکمل قرآن مجید اور آخری پانچ پارے بھی شائع ہو چکے ہیں۔

دیگر مصارف خیر کی طرح مدارس دینیہ، مساجد و دیگر پبلک مقامات میں تلاوت کیلئے ادارہ کے مطبوعہ "تجویدی قرآن مجید" وقف کرنے کیلئے نہایت موزوں ہیں۔ ملک بھر میں ہر جگہ بحفاظت ترسیل کے نظام کیساتھ ادارہ آپ کے تعاون سے آپ کی مطلوبہ تعداد مطلوبہ جگہ پہنچا سکتا ہے۔ ملک بھر کے جیل خانوں میں مقیم قیدیوں کیلئے بھی تجویدی قرآن مجید نہایت موزوں ہے کہ ان کی مدد سے بآسانی قرآن کریم کی صحیح تلاوت کی جا سکتی ہیں۔

آیئے! قرآن کریم صحیح انداز میں پڑھیں... اس سے محبت کریں... اور اس کی مبارک تعلیمات کو پورے عالم میں پھیلا دیں کیونکہ حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ خود پڑھنے اور مساجد و مدارس میں تلاوت کیلئے وقف کرنے کیلئے بہترین انتخاب... ادارہ کے مطبوعہ تجویدی قرآن مجید... سادہ و رنگین ہر کوالٹی میں دستیاب۔

ماہنامہ
محاسنِ اسلام ملتان
REGD.#.M-148

ذیقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ
نومبر 2010ء شمارہ 134
جلد 12

محاسنِ اسلام ملتان کی
مسلسل اشاعت کا بارہواں (12) سال

بیاد
عارف ربانی حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمہ اللہ
عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ
حضرت اقدس ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ
عالم ربانی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ
فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ

بشرفِ دعا
بقیۃ السلف حضرت اقدس محمد عشرت علی قیصر مدظلہم
حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی مدظلہم

زیرِ سرپرستی
شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مدیر: محمد اسحاق ملتانی

مشیرانِ کرام
مولانا محمد ازہر... ملتان ـ مفتی محمد ابراہیم... صادق آباد
مولانا محمد عتیق الرحمٰن... لاہور ـ مولانا محمد صادق... کراچی
مفتی عبدالرؤف... نواب شاہ ـ مولانا عبدالاحد بلال... ملتان
حاجی ذیشان الٰہی ـ پروفیسر سعید احمد ـ حاجی فرقان احمد ـ ملتان

محاسن اسلام کی سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے والوں کیلئے خوشخبری

زیادہ تعداد...... زیادہ نیکیاں...... زیادہ بچت

محاسنِ اسلام کے رعایتی پیکج کے تحت بچت کیجئے اپنے ایڈریس پر زیادہ تعداد میں رسالے حاصل کیجئے اپنے دوست احباب کو تحفہ میں دیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم کیجئے

4 شمارے 800 روپے کی بجائے صرف 600 روپے میں...... 200 روپے کی بچت
7 شمارے 1400 روپے کی بجائے 1000 روپے میں...... 400 روپے کی بچت
15 شمارے 3000 ہزار روپے کی بجائے 2000 روپے میں.... 1000 روپے کی بچت
20 شمارے 4000 روپے کی بجائے 2500 روپے میں...... 1500 روپے کی بچت
25 شمارے 5000 ہزار روپے کی بجائے 3000 روپے میں.... 2000 روپے کی بچت

نوٹ: یہ رعایت ایک ہی ایڈریس پر اکھٹے رسالے منگوانے پر ہے

تحفہ دینے کیلئے اپنا نام لکھئے

رسالہ جاری کرانے اور گھر بیٹھے اپنی مطلوبہ کتب حاصل کیجئے اور رقم بذریعہ بینک آن لائن کرنے کیلئے ادارہ کے اکاؤنٹ نمبرز
میزان بینک.................... 0501-020-1279
مسلم کمرشل بینک..... 03395-7555-1000357

قیمت فی شمارہ -/15
زرِ سالانہ مع ڈاک خرچ -/200
بیرونِ ممالک زرِ سالانہ /2700 روپے میں ہر ماہ 3 رسالے
یہ رسالہ آپ اپنے قریبی اخبار فروش سے بھی حاصل کر سکتے ہیں

خط کتابت کے لئے
اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061) 4540513
(061) 4519240
0322-6180738
Email:taleefat@mul.wol.net.pk Ishaq90@hotmail.com
info@mahasineislam.com www..mahasineislam.com

پبلشر: محمد اسحٰق... مطبع: سلامت اقبال پریس... مقام اشاعت: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

سورۃ البقرہ پارہ-2
آیت ۱۹۱-۱۹۳

درسِ قرآن

ترجمہ وتفسیر
حکیم الامت مجدد الملت
مولانا اشرف علی تھانوی
ودیگر مفسرین رحمہم اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ

اوران کو قتل کرو جہاں اُن کو پاؤ اور اُن کو نکال باہر کرو جہاں سے اُنہوں نے تم کو نکلنے پر مجبور کیا ہے

وَاقْتُلُوْهُمْ	حَيْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	وَ	اَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ	حَيْثُ	اَخْرَجُوْكُمْ
اورانہیں مارڈالو	جہاں	تم انہیں پاؤ	اور	انہیں نکال دو	سے	جہاں	انہوں نے تمہیں نکالا

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى

اور شرارت قتل سے بھی سخت تر ہے، اور اُن کے ساتھ مسجد حرام کے قریب میں قتال مت کرو جب تک کہ وہ لوگ

وَ	الْفِتْنَةُ	اَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَلَا	تُقٰتِلُوْهُمْ	عِنْدَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	حَتّٰى
اور	فتنہ	زیادہ سنگین	سے	قتل	اور نہ	اُن سے لڑو	پاس	مسجد حرام (خانہ کعبہ)	یہانتک کہ

يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

وہاں تم سے خود نہ لڑیں ہاں اگر وہ خود ہی لڑنے کا سامان کرنے لگیں تو تم ان کو مارو، ایسے کافروں کی ایسی ہی سزا ہے

يُقٰتِلُوْكُمْ	فِيْهِ	فَاِنْ	قٰتَلُوْكُمْ	فَاقْتُلُوْهُمْ	كَذٰلِكَ	جَزَاۗءُ	الْكٰفِرِيْنَ
وہ تم سے لڑیں	اس میں	پس اگر	وہ تم سے لڑیں	تو تم ان سے لڑو	اسی طرح	سزا	کافر جمع

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

پھر اگر وہ لوگ باز آجاویں تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے اور مہربانی فرمادیں گے اور ان کے ساتھ اس حد تک لڑو کہ فساد عقیدہ نہ رہے

فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	وَقٰتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ
پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنیوالا	اور تم ان سے لڑو	یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ

وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

اور دین اللہ ہی کا ہوجاوے اور اگر وہ لوگ باز آجائیں تو سختی کسی پر نہیں ہوا کرتی بجز بے انصافی کرنے والوں کے

وَّيَكُوْنَ	الدِّيْنُ	لِلّٰهِ	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَلَا	عُدْوَانَ	اِلَّا	عَلَي	الظّٰلِمِيْنَ
اور ہوجائے	دین	اللہ کیلئے	پس اگر	وہ باز آجائیں	تو نہیں	زیادتی	سوائے	پر	ظالم (جمع)

فتنہ کا مطلب

یعنی دین سے پھر جانا یا دوسرے کو پھرانا مہینہ حرام کے اندر مارڈالنے سے بہت بڑا گناہ ہے۔ مطلب یہ کہ حرم مکہ میں کفار کا شرک کرنا اور کرانا زیادہ قبیح ہے۔ حرم میں مقاتلہ کرنے سے تو اب مسلمانو! تم کچھ اندیشہ نہ کرو اور جواب ترکی بہ ترکی دو۔ (تفسیر عثمانیؒ)

مشرکین کے اقدام پر تمہیں قتال کی اجازت ہے

یعنی مکہ ضرور جائے امن ہے لیکن جب انہوں نے ابتداء کی اور تم پر ظلم کیا اور ایمان لانے پر دشمنی کرنے لگے کہ یہ بات مارڈالنے سے بھی سخت ہے تو اب ان کو امان نہ رہی۔ جہاں پاؤ مارو۔ آخر جب مکہ فتح ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمادیا کہ جو ہتھیار سامنے کرے اسی کو مارو اور باقی سب کو امن دیا۔ (تفسیر عثمانیؒ)

قانونی حدود میں رہ کر کفار سے بدلہ لو

حرمت کا مہینہ یعنی ذیقعدہ کہ جس میں عمرہ کی قضا کرنے جارہے ہو بدلا ہے اس حرمت کے مہینہ یعنی ذیقعدہ کا کہ سال گذشتہ میں اسی مہینہ کے اندر کفار مکہ نے تم کو عمرہ سے روک دیا تھا اور مکہ میں جانے نہ دیا تھا یعنی اب تم شوق سے ان سے بدلا لو کیونکہ ادب اور حرمت رکھنے میں تو برابری ہے یعنی اگر کوئی کافر ماہ حرام کی حرمت کرے اور اس مہینہ میں تم سے نہ لڑے تو تم بھی ایسا ہی کرو مکہ والے جو سال گذشتہ میں تم پر ظلم کر چکے اور نہ ماہ حرام کی حرمت کی نہ حرم مکہ کی نہ تمہارے احرام کا لحاظ کیا اور تم نے اس پر بھی صبر کیا اگر اس دفعہ بھی سب حرمتوں سے قطع نظر کر کے آمادۂ جنگ ہوں تو تم بھی ان کی کسی حرمت کا خیال مت کرو بلکہ اگلی پچھلی سب کسر مٹالو مگر جو کرو خدا سے ڈر کر کرو اس کے خلاف اجازت ہرگز نہ ہو اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا بیشک ناصر و مددگار ہے۔ (تفسیر عثمانیؒ)

حرم میں ابتداءِ قتال اب بھی حرام ہے

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک حق یہ ہے کہ اس آیت کا حکم باقی ہے، منسوخ نہیں ہے۔ قتال کی ابتداء کرنا حرم میں اب بھی حرام ہے۔ اور یہی قول مجاہد اور بہت سے علماء کا ہے۔ اس قول کی تائید بخاری و مسلم کی یہ حدیث کرتی ہے کہ ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے دن باحرمت کیا ہے۔ اس لئے قیامت تک اللہ کا حرام کردہ حرام رہے گا۔ مجھ سے پہلے کسی کو اس میں قتل و قتال کی اجازت نہیں ہوئی اور میرے واسطے بھی دن کی ایک ساعت کے لئے صرف حلال ہوا ہے۔ اس کے بعد بدستور قیامت تک حرام ہے۔ یہاں کی گھاس کانٹا وغیرہ نہ کاٹا جائے، نہ یہاں شکار بھگایا جاوے۔ مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ میں ہتھیار اٹھانا کسی کو حلال نہیں۔ (تفسیر مظہریؒ)

یعنی کافروں سے لڑائی اسی واسطے ہے کہ ظلم موقوف ہو اور کسی کو دین سے گمراہ نہ کرسکیں اور خاص اللہ ہی کا حکم جاری رہے سو وہ جب شرک سے باز آجائیں تو زیادتی سوائے ظالموں کے اور کسی پر نہیں یعنی جو بدی سے باز آگئے وہ اب ظالم نہ رہے تو اب ان پر زیادتی بھی مت کرو۔ ہاں جو فتنہ سے باز نہ رہیں ان کو شوق سے قتل کرو۔ (تفسیر عثمانی)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

درسِ حدیث

دنیا و آخرت کی حقیقت

از افاداتِ عارف باللہ
حضرۃ ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا.... اس میں ارشاد فرمایا: سن لو اور یاد رکھو! کہ دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے جو فی الوقت حاضر اور نقد ہے اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اسی لیے اس میں ہر نیک و بد کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں اور یقین کرو کہ آخرت وقت مقررہ پر آنے والی ہے.... یہ ایک سچی اٹل حقیقت ہے اور سب کچھ پر قدرت رکھنے والا شہنشاہ اسی میں (لوگوں کے اعمال کے مطابق جزا و سزا کا) فیصلہ کرے گا.... یاد رکھو! کہ ساری خیر اور خوشگواری اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور سارا دُکھ اور شر اور اس کی تمام قسمیں دوزخ میں ہیں.... پس خبردار! (جو کچھ کرو) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو (اور ہر عمل کے وقت آخرت کے انجام کو پیش نظر رکھو) اور یقین کرو! کہ تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیے جاؤ گے جس نے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اس کو پالے گا.... (معارف الحدیث)

خدا کا خوف اور تقویٰ ہی فضیلت و قرب کا باعث ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یمن کے لیے قاضی یا عامل بنا کر روانہ فرمایا تو ان کو رخصت کرتے وقت (ایک طویل حدیث میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند نصیحتیں اور وصیتیں ان کو فرمائیں اور ارشاد فرمایا: اے معاذ! شاید میری زندگی کے اس سال کے بعد میری تمہاری ملاقات اب نہ ہو یہ سن کر حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق کے صدمہ سے رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر کر اور مدینہ کی طرف رُخ کر کے فرمایا: (غالباً آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی آبدیدہ ہوگئے تھے اور بہت متاثر تھے) مجھ سے بہت زیادہ قریب اور مجھ سے تعلق رکھنے والے وہ سب بندے ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں (اور تقویٰ والی زندگی گزارتے ہیں) وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں (معارف الحدیث)

آخرت کے مقابلہ میں دُنیا کی حقیقت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کان کٹے مرے ہوئے بکری کے بچے پر گزر ہوا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کون پسند کرتا ہے کہ (مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جائے؟ لوگوں نے عرض کیا (درہم تو بڑی چیز ہے) ہم تو اس کو پسند نہیں کرتے کہ وہ ہم کو کسی ادنیٰ سی چیز کے بدلے میں بھی ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اللہ کی! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک.... (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے.... پھر اُٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر چٹائی کا نشان پڑ گیا تھا.... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا.... یا رسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیں اور (بستر) بنا دیں....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جائے پھر اس کو چھوڑ کر (آگے) چل دے.... (مسند احمد)

 جو خود پر آخرت کی فکر سوار کر لیتا ہے اسے دنیاوی مصائب سے چھٹکارا مل جاتا ہے

گذشتہ سے پیوستہ

نماز سیکھئے

واجبات نماز

(۵) قراءت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔ (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔ (۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔ (۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔ (۹) قعدہ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ (۱۱) امام کو نماز فجر۔ مغرب۔ عشاء جمعہ۔ عیدین۔ تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قراءت کرنا۔ اور ظہر۔ عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔ (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔ (۱۳) نمازِ وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔ (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنتیں

جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں۔ لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی انہیں سنت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ نہ گناہ ہوتا ہے اور جان بوجھ کر چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔ نماز میں اکیس سنتیں ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (مردوں کیلئے) (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رُخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رُکن سے دُوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا۔ (۷) تعوذ یعنی اعوذ باللہ الخ پڑھنا (۸) بسم اللہ الخ پڑھنا۔ (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سُر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔ اور منفرد کو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔ (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔ (جاری ہے)

وقت کی قیمت

مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
کے وعظ سے انتخاب

اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک وقت کی نعمت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر انسان کو زمانے اور وقت کی نعمت عطا فرمائی ہے اور کامیاب شخص وہی ہے جو اس نعمت کو صحیح طریقے سے استعمال کرلے۔

وقت کو استعمال کرنے کی پہلی صورت یہ ہے کہ وقت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دینی احکام کے تقاضوں کے مطابق عمل میں خرچ کیا جائے۔ یہی مسلمان کی زندگی کا مقصد اور اس کے وقت کا بہترین مصرف ہے۔

وقت کے استعمال کی دوسری صورت یہ ہے کہ ہم اپنے وقت کو خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ میں گزاریں۔ یہ گویا وقت کی نعمت کو برباد اور ضائع کرنا ہے۔ (اللہ پاک ہمیں محفوظ رکھے)

وقت کے استعمال کی تیسری صورت یہ ہے کہ ہم وقت کو جائز اور مباح کاموں میں خرچ کریں جائز اور مباح کام وہ ہے جس کے کرنے پر ثواب نہیں اور چھوڑنے پر عذاب نہیں۔ مباح اور جائز کاموں کی فہرست بہت طویل ہے۔

صبح سے شام تک آدمی جو کام کرتا ہے ان میں عموماً مذکورہ تینوں صورتیں ہی ہوتی ہیں ہر آدمی جائزہ لے کہ آج کا دن میں نے کس طرح گزارا۔ اچھے کاموں پر اللہ کا شکر ادا کرے اور گناہ پر فوراً توبہ واستغفار کرے اور آئندہ ان سے بچنے کا اہتمام کرے۔

البتہ جائز اور مباح کام بھی ایسے ہیں کہ انہیں بھی حسن نیت کی وجہ سے عبادت بنایا جاسکتا ہے۔ تو جتنے بھی مباح کام ہیں مثلاً سونا، کھانا، پینا، زائد از ضرورت پہننا، زیب و زینت اختیار کرنا، باہمی ملاقات وغیرہ جیسے کاموں میں اچھی نیت کرلی جائے تو یہی کام بآسانی عبادت بن سکتے ہیں حسن نیت اتنا بہترین عمل ہے کہ اس میں وقت پیسہ اور طاقت خرچ کئے بغیر صرف دل کا رخ صحیح کرلیا جائے تو جائز اور مباح کام بھی ہمارے لئے نیکی اور عبادت بن جائے گا۔ اور نیت کا دوسرا رُخ یہ بھی ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی عبادت میں بُری نیت کرلی تو عبادت بھی گناہ بن جاتی ہے مثلاً کوئی حج اس لئے کرے کہ لوگ مجھے حاجی صاحب کہیں تو پیسے بھی وقت بھی خرچ ہوا اور محنت اور مشقت بھی برداشت کی لیکن پھر بھی اس کے نامہ اعمال میں گناہ لکھا جائے گا۔

اللہ والوں کا کمال یہی ہے کہ اول تو ان کا وقت یاد الٰہی میں گزرتا ہے یا حسن نیت کی وجہ سے عبادت میں گزرتا ہے اگر کہیں کمی کوتاہی ہوگئی تو توبہ واستغفار میں گزرتا ہے اس طرح ان کی زندگی کے اوقات کسی نہ کسی طرح عبادت میں گزرتے ہیں اور یہی کمال انسانیت ہے۔

کتنے ہی ایسے اذکار دعائیں اور قرآنی سورتیں ہیں جنہیں مختصر وقت میں پڑھنے پر نامہ اعمال میں لاکھوں کروڑوں نیکیوں کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

زندگی کے جو لمحات گزر گئے وہ واپس نہیں آنے والے جو منٹ گھنٹہ دن ہفتہ مہینہ حتیٰ کہ جو سال گزر گیا وہ گزر گیا اب دوبارہ واپس نہیں آئے گا پس جو ان لمحات کو صحیح استعمال کرلے تو اس نے اسے کھرا کمایا اگر ضائع کردیا تو کھودیا۔

اس لئے ہم وقت کی قدر کریں کہ ہمارا وقت بے کار اور فضولیات میں ضائع نہ ہو' اس لئے آج سے یہ تہیہ کرلیں کہ ہماری زندگی کا جو وقت باقی رہ گیا ہے۔ وہ گناہوں اور فضولیات میں نہ گزرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزرے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل عطا فرمائے آمین۔

موت کو یاد رکھنا... نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

دُوسروں کو تکلیف نہ دیجئے

تمام انسان آپس میں رشتہ دار ہیں کیونکہ تمام انسانوں کے باپ ایک ہی ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام جن سے ہم سب پیدا ہوئے اور بعد میں شاخیں ہوتی چلی گئیں اور انسان خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم ہوگئے جس کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے کو رشتہ دار نہیں سمجھتے ۔ ورنہ حقیقت میں تو سارے انسان ایک دوسرے کے رشتہ دار ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے قریب ترین رشتہ دار (جنہیں عرف میں رشتہ دار سمجھا جاتا ہے) کے کچھ خاص حقوق مقرر فرمائے ہیں جن کی ادائیگی کے نتیجہ میں ہی زندگی پرامن اور پرسکون بن سکتی ہے۔ موجودہ دور کے تمام لڑائی جھگڑے نفرتیں عداوتیں اور مقدمہ بازیاں ان حقوق کو پامال کرنے کا نتیجہ ہیں اگر ہر شخص اپنے اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرے تو پھر کبھی لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ حکم دیا کہ اگر تم ان حقوق کو ادا کرو گے تو تمہاری زندگی پرسکون ہوگی۔

''خاندان'' کسی بھی معاشرہ کی بنیاد ہوتی ہے اگر خاندان کے افراد آپس میں متفق و متحد نہیں ہیں تو یہ چیز پورے معاشرہ کو خراب و متاثر کرتی ہے اس وجہ سے شریعت نے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ اچھے برتاؤ کا تاکیدی حکم دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حقوق کے بارے میں ایک ایسا اصول بیان فرمایا ہے جو تمام مذاہب اور اخلاقی نظاموں سے ممتاز ہے اگر وہ اصول ہمارے دلوں میں بیٹھ جائے تو پھر کبھی بھی رشتہ داروں کے حقوق کی خلاف ورزی نہ ہو اور نہ کبھی کسی کے ساتھ بدسلوکی ہو۔ وہ اصول یہ ہے کہ جب بھی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تو یہ کام ان کو خوش کرنے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے کرو۔

اس اصول کی حکمت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پیش نظر ہوگی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے کسی ''بدلے'' کی توقع نہ رکھے گا۔ آج سارے جھگڑے اور فساد یہاں سے پیدا ہوتے ہیں کہ جب رشتہ دار سے اچھا سلوک کیا تو آپ اس امید میں بیٹھے ہیں کہ ان کی طرف سے شکریہ ادا کیا جائے گا۔ اس حسن سلوک کا بدلہ ملے گا' وہ میرے حسن سلوک کا خاندان میں چرچا کرے گا لیکن جب آپ کی یہ توقعات پوری نہ ہوئیں تو اب آپ کے دل میں اس کی طرف سے برائی آگئی کہ ہم نے اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا لیکن اس نے پلٹ کر پوچھا تک نہیں۔ اس کی زبان پر شکریہ کا لفظ بھی نہیں آیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے اس کے ساتھ جو حسن سلوک کیا تھا اس کا ثواب ختم ہوگیا۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی کے ساتھ حسن سلوک کرو تو صرف اللہ کو راضی کرنے کیلئے کرو' اس خیال سے مت کرو کہ یہ میرے ساتھ بھی بدلے میں حسن سلوک کرے گا یا میرا شکریہ ادا کرے گا۔ (بخاری شریف)

یہ حدیث بھی ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو اپنے کسی رشتہ دار کی صلہ رحمی کا بدلہ دے بلکہ حقیقت میں صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے کہ دوسرا تو اس کا حق ضائع کررہا ہے لیکن یہ شخص پھر بھی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اس کے ساتھ اچھا معاملہ کررہا ہے۔ یقیناً ایسا شخص صلہ رحمی کرنے والا ہے اور اجر و ثواب کا مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام انسانوں کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائیں آمین

 تکبر کی بیماری احمقوں کو ہوتی ہے اور حماقت قہر خدا ہے (حضرت پھولپوریؒ)

مُناجَاتِ اَنۡبیاءِ علیھم السّلام

سیدنا ایوب علیہ السلام کی دُعا

وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ

اور ایوب کو دیکھو! جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے اور تو سارے رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے۔ (انبیاء ۸۳)

حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ انہوں نے اپنی تکالیف پر اس قدر صبر کیا کہ صبر ایوب دنیا کیلئے ضرب المثل کا درجہ اختیار کر گیا۔ آپ مدتوں تک آزمائش میں مبتلا رہے۔ حضرت حسن وقتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سات سال اور کئی ماہ آزمائش رہی جبکہ بعض کے خیال میں اٹھارہ برس تک یہ آزمائش جاری رہی۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے مرض کی نوعیت کے سلسلہ میں قرآن کریم میں اتنا تو بتایا گیا ہے کہ انہیں ایک شدید قسم کا مرض لاحق ہوگیا تھا لیکن اس مرض کی نوعیت نہیں بتائی گئی۔ احادیث میں بھی اس کی تفصیل منقول نہیں البتہ بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے جسم کے ہر حصہ پر پھوڑے نکل آئے تھے یہاں تک کہ لوگوں نے گھن کی وجہ سے آپ کو ایک کوڑی پر ڈال دیا تھا۔ لیکن بعض محقق مفسرین نے ان آثار کو درست تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر بیماریاں تو آسکتی ہیں لیکن انہیں ایسی بیماریوں میں مبتلا نہیں کیا جاتا جس سے لوگ گھن کرنے لگیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری بھی ایسی نہیں ہوسکتی۔ بلکہ یہ کوئی عام قسم کی بیماری تھی لہٰذا وہ آثار جن میں پھوڑے پھنسیوں کا یا آپ کو کوڑی پر ڈال دینا آیا ہے تمام روایات قابل اعتماد نہیں۔ (معارف القرآن)

بیماری کی حالت میں ایوب علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں مذکورہ دعا فرمائی جس سے انہیں شفا نصیب ہوئی اور اس قدر صحت وتندرستی ملی کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ کبھی بیماری چھو کر بھی نہیں گزری۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی حیات مبارکہ صبر واستغفار، استقلال واستقامت اور مصائب و بلا میں شکر وسپاس گزاری کا ایسا مرقع ہے جو اپنے اندر حکمتوں اور بصیرتوں کے گراں قدر جواہر رکھتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مصائب میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے پھر صلحاء کا اور پھر حسب مراتب ودرجات۔

اس لئے بندگان خدا میں سے جس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ زیادہ قرب حاصل ہوگا۔ اسی نسبت سے وہ مصائب کی بھٹی میں تپا کر کندن بنایا جاتا ہے اور جو اسی آزمائش میں پورا اترتا ہے وہی دربار خداوندی سے دنیا وآخرت کی نعمتیں پاتا ہے۔

عزت و دولت اور شہرت سب عارضی چیزیں ہیں ان کے بل بوتے پر اکڑنا اور سرکشی میں مبتلا ہونا انسانیت کے منافی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ کسی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس وناامید نہ ہو اس لئے کہ مایوسی اور ناامیدی کفر ہے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے بلائیں اور مصائب اللہ کا عذاب ہیں بلکہ بعض اوقات کسی حکمت کے پیش نظر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے۔ ہر حال میں آدمی شکر ادا کرتا رہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی سوانح سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں اپنے خاوند کے حقوق اور خدمت کی بجا آوری سے اللہ تعالیٰ کا قرب ورضا حاصل کرسکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صبر وشکر کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

اَلْخَبِیْرُ جَلَّ شَانُهٗ — قسط ۲۸

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اَلْخَبِیْرُ جَلَّ شَانُهٗ وہ ذات ہے جس سے کوئی پوشیدہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے اور اس کے حکم کے بغیر اس کی بادشاہت میں کوئی معاملہ جاری نہیں ہوتا اور نہ کوئی چیز حرکت کرتی ہے اور نہ ٹھہرتی ہے اور کوئی بھی جاندار پریشان ہوتا ہے یا مطمئن تو اس خبیر ذات کو ان سب چیزوں کی خبر ہے۔

خبیر کا معنی باخبر کے ہیں مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لطیف ہیں۔ اس لئے حواس کے ذریعے ان کا ادراک نہیں کیا جاسکتا اور خبیر ہیں اس لئے ساری کائنات کا کوئی ذرہ ان کے علم وخبر سے باہر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اَلْخَبِیْرُ جَلَّ شَانُهٗ ہے جو ہمارے عزم وارادے' فکر وخیال اور حرکت وعمل اس کے علم سے باہر نہیں ہے۔ وہ ہماری خلوتوں کے رازوں کو بھی دیکھتا اور سنتا ہے اور وہ ہمارے دلوں کی نیتوں اور ارادوں سے بھی واقف ہے۔

کوئی خصلت یا اچھی بری چیز اگرچہ وہ رائی کے دانہ کے برابر چھوٹی ہو اور فرض کیجئے کہ پتھر کی کسی سخت چٹان کے اندر یا آسمان کی بلندی پر یا زمین کی تاریک گہرائیوں میں رکھی ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں ہوسکتی۔ جب وقت آئے گا وہاں سے لا حاضر کرے گا۔ اس لئے آدمی کو چاہئے کہ عمل کرتے وقت یہ بات پیش نظر رکھے کہ ہزاروں پردوں میں بھی جو کام کیا جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے چنانچہ نیکی یا برائی کتنی ہی پوشیدہ انداز سے کی جائے۔ اس کا اثر ضرور ظاہر ہوکر رہتا ہے۔

ہر چیز خواہ دور ہو یا نزدیک' چھپی ہو یا کھلی' اندھیرے میں ہو یا اجالے میں' آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں' پہاڑوں کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہہ میں سب کی خبر رکھنا اسی اَلْخَبِیْرُ جَلَّ شَانُهٗ کی شان ہے۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ "اگر تم میں سے کوئی بے سوراخ کے پتھر میں بھی کوئی کام کرے گا جس کا نہ کوئی دروازہ ہو نہ ہی کھڑکی۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں پر ظاہر فرمادیگا چاہے وہ کیسا ہی عمل ہو"۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات لطیف یعنی باریک بین اور اَلْخَبِیْرُ جَلَّ شَانُهٗ یعنی باخبر ہے۔

خبیر کا لفظ خبرت سے مشتق ہے جس کے معنی آگہی کے ہیں۔ خبیر وہ ذات ہے جو اشیا کی کنہ اور حقیقت پر مطلع ہو لیکن یہ لفظ انسان کیلئے استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے مراد ایسے علم سے ہوا کرتی ہے جو بذریعہ امتحان حاصل ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا علم امتحان یا بالفاظ دیگر تجربہ ومشاہدہ پر مبنی نہیں بلکہ اس کا علم ذاتی ہے۔

اَلْخَبِیْرُ جَلَّ شَانُهٗ کے خواص

جو شخص تین سو مرتبہ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ پڑھ کر سو جائے ان شاء اللہ اسے ہر معاملہ میں نیک و بد کی اطلاع ہوجائے گی۔ استخارہ کیلئے اکتالیس دن تک روزانہ تین سو مرتبہ پڑھے۔

جو شخص سات دن متواتر اس کا ورد کرے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانیت نصیب ہوتی ہے جو مطلوبہ امور میں اس کی رہنمائی کرتی ہے۔

جو شخص کسی موذی کے پنجہ میں گرفتار ہو۔ اس اسم کو بکثرت پڑھے ان شاء اللہ اسے خلاصی نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ناموں کی برکات سے نوازیں۔

بندے کا منصب سے بزرگ نام نیستی یعنی مٹنا ہے (مجدد الف ثانی رحمہ اللہ)

ذوالحجہ کے اعمال

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کے خطبات سے انتخاب

①...حجاج کی مشابہت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کسی کو قربانی کرنی ہو تو جس وقت وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھے اس کے بعد اس کیلئے بال کاٹنا اور ناخن کاٹنا درست نہیں۔

چونکہ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اس واسطے اس عمل کو مستحب قرار دیا گیا ہے کہ قربانی کرنیوالا آدمی اپنے ناخن اور بال اس وقت تک نہ کاٹے جب تک قربانی نہ کرلے۔

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم اور ان لوگوں پر جو بیت اللہ کے پاس حاضر نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کے کرم کو متوجہ فرمانے اور ان کی رحمت کا مورد بنانے کیلئے یہ فرما دیا کہ ان حجاج کرام کے ساتھ تھوڑی سی مشابہت اختیار کرلو۔

②...نو ذوالحجہ کا روزہ

یہ ایام اتنی فضیلت والے ہیں کہ ان ایام میں ایک روزہ ثواب کے اعتبار سے ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک مسلمان جتنا بھی ان ایام میں نیک اعمال اور عبادات کرسکتا ہے وہ ضرور کرے اور نو ذوالحجہ کا دن عرفہ کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حجاج کیلئے حج کا عظیم الشان رکن یعنی وقوف عرفہ تجویز فرمایا اور ہمارے لئے خاص نویں تاریخ کو نفلی روزہ مقرر فرمایا اور اس روزے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ عرفہ یعنی ۹ ذوالحجہ کے دن جو شخص روزہ رکھے تو مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے یہ امید ہے کہ اسکے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا۔

③......تکبیر تشریق

ان ایام میں تیسرا عمل تکبیر تشریق ہے، جو عرفہ کے دن کی نماز فجر سے شروع ہو کر ۱۳ تاریخ کی نماز عصر تک جاری رہتی ہے اور یہ تکبیر ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب قرار دیا گیا ہے وہ تکبیر یہ ہے۔

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"

مردوں کیلئے اسے متوسط بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے اور آہستہ آواز سے پڑھنا خلاف سنت ہے۔

شوکت اسلام کا مظاہرہ

میرے والد ماجد قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تکبیر تشریق در حقیقت اس لئے کہی گئی ہے کہ اس سے شوکت اسلام کا مظاہرہ ہو اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد مسجد اس تکبیر سے گونج اٹھے لہٰذا اس کو بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔ تکبیر تشریق خواتین پر بھی واجب ہے۔

④......قربانی

ان ایام کا چوتھا اور سب سے افضل عمل جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے وہ قربانی کا عمل ہے جو کہ صرف ذوالحجہ کی ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ تاریخ کو انجام دیا جاسکتا ہے اور ان کے علاوہ دوسرے اوقات میں آدمی چاہے کتنے جانور ذبح کرلے لیکن قربانی نہیں ہوسکتی۔

اپنے عقائد و اعمال درست کیجئے!

گذشتہ سے پیوستہ

وجود باری تعالیٰ اور اس کی صفات

اللہ تعالیٰ خود بخود موجود ہے۔ اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے یعنی اس کا موجود ہونا ضروری ہے اور اس کا عدم (نہ ہونا) محال یعنی ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز واجب الوجود نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نام دو طرح کے ہیں۔

ذاتی اور صفاتی

ذاتی نام اللہ ہے اور صفاتی اسماء احادیث مبارکہ میں ننانوے بتائے گئے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کمالیہ کی بنیاد اور اصل ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی بے شمار نام ہیں جن میں سے بعض قرآن و حدیث میں بھی ذکر فرمائے گئے ہیں۔ مثلاً ذوالفضل، ذی المعارج، ذی الطول، ملیک، اکرم، رفیع، قاہر، شاکر، دائم، وتر، فاطر وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کیلئے صفت قدرت بھی ثابت ہے کہ وہ ذات قادر مطلق ہے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ کیلئے صفت ارادہ بھی ثابت ہے یعنی اپنے ارادہ و اختیار سے جو چاہتا ہے کرتا ہے جس کو چاہتا ہے وجود بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے معدوم کر دیتا ہے۔ اس نے ازل میں جو ارادہ کیا تھا، اسی کے مطابق ہو رہا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ اسی کے مطابق ہوتا رہے گا۔ وہ جس کا ارادہ کرتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے، کوئی چیز بھی اس کے ارادہ و اختیار سے باہر نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو صفت سمع بھی حاصل ہے یعنی اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی ہر بات کو سنتا ہے، ہر ایک کی بات سننے سے اسے دوسروں کی بات سننے میں رکاوٹ نہیں ہوتی، وہ بیک وقت تمام مخلوقات کی تمام باتوں کو سنتا اور سمجھتا ہے۔ اتنی زبردست قوت سماعت کے باوجود وہ کانوں سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے صفت بصر بھی ثابت ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ کوئی چیز روشنی میں ہو یا اندھیرے میں، نزدیک ہو یا دور، اللہ تعالیٰ سب کو ہر وقت یکساں طور پر دیکھتا ہے۔ کسی بھی وقت کوئی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی۔ باوجود اس کے کہ وہ مخلوق جیسی آنکھوں سے اور آنکھوں کی ہر قسم کی شکل و صورت سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ صفت خلق اور صفت تکوین کے ساتھ بھی موصوف ہے۔ خلق کا معنی پیدا کرنا اور تکوین کا معنی وجود میں لانا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو پیدا کرتے ہیں اور وجود میں لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے مگر اس کو اس کی حاجت اور ضرورت نہیں ہے اور کیفیت استوی ہمیں معلوم نہیں۔ وہ عرش و غیر عرش کل عالم کا محافظ ہے۔

اللہ تعالیٰ صفت معیت کے ساتھ بھی متصف ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے علم، سمع، بصر اور احاطہ کے اعتبار سے اپنی مخلوق اور بندوں کے ساتھ ہے اس کو معیت عامہ کہا جاتا ہے۔ دوسری معیت خاصہ ہے جو خاص مومنین کیلئے ہے۔ اس معیت کا معنی یہ ہے کہ بندوں کی نصرت تائید اور حفاظت ہے۔ اس کی معیت اور قرب مخلوق کی معیت و قرب کی طرح نہیں ہے۔ (جاری ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عقائد و اعمال کو درست کرنے فکر نصیب فرمائیں آمین

مغفرت و رحمت

دس قرآن مجید کا ثواب

حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کیلئے ایک دل ہوا کرتا ہے قرآن شریف کا دل سورہ یٰسین ہے جو شخص سورہ یٰسین پڑھتا ہے حق تعالیٰ اس کیلئے دس قرآن مجید کا ثواب لکھتے ہیں۔(فضائل قرآن)

یومیہ ہزار نیکیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ہزار نیکیاں روزانہ کما لیا کرو۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ہزار نیکیاں روزانہ کس طرح کمائیں؟ ارشاد فرمایا کہ سُبْحَانَ اللہِ سو مرتبہ پڑھو تو ہزار نیکیاں ہو جائیں گی۔ ایک روایت میں ہزار گناہوں کی معافی کا بھی ذکر ہے۔(اعمال بشارت)

کامل حج و عمرہ کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص فجر کی نماز با جماعت پڑھتا ہے پھر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔(منتخب احادیث)

ہزار آیات کا اجر و ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار آیات قرآن شریف کی پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیات پڑھے؟ ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی اتنا نہیں کر سکتا کہ سورہ تکاثر پڑھ لیا کرے کہ اس کا ثواب ایک ہزار آیات کے برابر ہے۔(منتخب احادیث)

ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے جو شخص سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(منتخب احادیث)

فائدہ۔ ایک روایت میں ہے جو شخص سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کیلئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

دس ارب نیکیاں

منیٰ سے عرفات تک جو شخص پیدل جائے تو اس کو دس ارب نیکیاں ملتی ہیں۔ (حدیث)

فائدہ: یہ چھ میل کا فاصلہ ہے جسے طے کرنے میں بمشکل چند گھنٹے لگتے ہیں لیکن یہ فریضۂ حج کی فضیلت ہے کہ حاجی کے نامۂ اعمال میں دس ارب نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔(از مواعظ حضرت سکھروی مدظلہ)

بارہ برس کی عبادت کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ ان کے درمیان کوئی فضول بات نہیں کرتا تو اسے بارہ برس کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔(منتخب احادیث)

فائدہ۔ اگر مغرب کی دو سنتوں کے بعد صرف چار رکعات نوافل پڑھ لیں تو بھی اوابین کا اجر و ثواب مل جائے گا۔(مظاہر حق)

میزان عمل کو خیرات کے وزن سے بھاری کرو (حضرۃ علی رضی اللہ عنہ)

اِنسانیّت کی پکار

از مفکر اسلام
سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

بچپن میں ہم نے جو کہانیاں سنی تھیں اور دماغ کی سلوٹوں میں کہیں چھپی رہ گئیں' ان میں سے کوئی ایسی کہانی بھی تھی جس میں کسی مظلوم عورت کی داستان درد بیان کی گئی تھی جس کے سارے جسم میں سوئیاں چبھی ہوئی تھیں' اس کی دشمن عورت سارے دن اس کی سوئیاں نکالتی تھی لیکن آنکھوں کی سوئیاں قصداً چھوڑ دیتی تھی اور رات ہو جاتی تھی' دوسرے دن پھر نئی سوئیاں پیوست کی جاتی تھیں اور پھر وہ سوئیاں نکالتی تھی لیکن آنکھوں کی سوئیاں چھوڑ دیتی تھی' ہم کو کہانی کے صرف اتنے ہی حصے سے غرض ہے۔

آپ غور کریں گے تو مظلوم انسانیت کے ساتھ زمانہ دراز سے یہی معاملہ درپیش ہے اس کا سارا جسم سوئیوں سے چھلنی ہو رہا ہے' جسم کے ہر حصے میں ظالم سوئیاں چبھ رہی ہیں' کچھ ہمدرد ہاتھ ان کی یہ سوئیاں نکالنے کیلئے بڑھتے ہیں لیکن ہر مرتبہ آنکھوں کی سوئیاں چھوڑ دیتے ہیں اور اس کی نجات کا کام ناتمام رہ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسرے روز وہ اسی طرح مجروح اور مبتلا نظر آتی ہے اور ازسرنو محنت کرنی پڑتی ہے۔

بھوک' فاقہ' اچھی اور صحیح غذا کا نہ ملنا یہ پیٹ کی سوئیاں ہیں۔ یقیناً ان سے انسانیت کو تکلیف اور دکھ پہنچتا ہے۔ عالم انسانیت کی یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے اور زندگی کا یہ بڑا شرمناک پہلو ہے کہ قدرت کی فیاضیوں اور غذائی سامان کی پوری فراوانی کے باوجود چند انسانوں کے ناجائز تصرف یا کسی نظام سلطنت کے جابرانہ طرز عمل سے انسانوں کی ایک بڑی تعداد کو پیٹ بھر روٹی میسر نہ ہو اور وہ اپنے فطری حق اور ضروری سامان زندگی سے محروم رہے۔ اس پر غم و غصہ' اضطراب و احتجاج' اس صورت حال کے خلاف جدوجہد ایک قدرتی امر اور صحیح انسانی احساس ہے جس پر تعجب یا ملامت کا کوئی موقع نہیں۔

انسان جسم رکھتا ہے اور جسم کو ٹھنڈک اور گرمی کا احساس دیا گیا ہے اور لباس کی طلب بخشی گئی ہے اس طلب کو پورا کرنے کیلئے زمین پر پورے انصاف اور ضرورت کے مطابق لباس پیدا کرنے والی چیزیں اور لباس تیار کرنے والے ہاتھ پیدا کئے گئے ہیں۔ پھر بڑی بے انصافی ہے کہ چند آدمیوں کے زائد لباس استعمال کرنے یا بکسوں میں بند کر کے رکھنے یا بے جان دیواروں کو جاندار انسانوں کے کام آنے والا کپڑا پہنانے کی وجہ سے انسان سردی سے ٹھٹھر کر مر جائیں یا ان کو ستر پوشی کیلئے بھی کپڑا نہ ملے۔

انسان دل رکھتا ہے' اس کی کچھ جائز خواہشات ہیں' ان کا نہ پورا ہونا' بڑی زیادتی اور ظلم ہے' وہ دماغ رکھتا ہے' اس کا علم سے محروم اور دماغی ترقی اور صحیح قوت فکر سے دور رہنا ناانصافی اور نظام زندگی کا نقص ہے اور اس نقص کو دور کرنا ایک حساس انسان اور ایک صحیح الاحساس جماعت کا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے۔

بلاشبہ فاقہ' تنگی' عریانی' مجبوری' جہالت اور محکومی وہ سوئیاں ہیں جو انسانیت کے جسم کو زخمی رکھتی ہیں' ان کا دور کرنا ایک بڑی انسانی خدمت ہے۔

آج بھی اگر موجودہ مشکلات اور شکایات کی تحقیق کی جائے تو صاف نظر آئے گا کہ موجودہ پریشانی اور بے اطمینانی کا سبب یہ نہیں ہے کہ ملک کے لوگوں کی ایک بڑی بڑی تعداد یا اکثریت کو ضروریات زندگی میسر نہیں اور اس کی جائز خواہشات پوری نہیں ہوتیں

دولت کے بھوکے کو کبھی راحت نہیں ہو سکتی (معروف کرخیؒ)

اور اس ملک میں بھوکوں اور ننگوں کی زیادتی ہے۔ انصاف سے اگر دیکھا جائے تو ان بھوکوں اور ننگوں نے کسی کی عافیت تنگ نہیں کی۔ عافیت ان لوگوں نے تنگ کی ہے، جن کے پیٹ بھرے ہوئے ہیں لیکن ان کا دل دولت سے کبھی نہیں بھرتا' حقیقی ضروریات کا نام بدنام ہے' ان کی فہرست کچھ طویل نہیں' ساری خرابی فرضی ضروریات نے پیدا کی ہے، جن کی فہرست ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے اور کبھی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ پورے محلّہ اور کبھی پورے شہر کی دولت ایک فرد کیلئے کافی نہیں ہوتی۔

آج یہ ہوشربا گرانی، اشیا کی نایابی اور افراط زر کیوں ہے؟ کیا اس لئے کہ اہل ملک کی اکثریت بھوکی اور ننگی ہے؟ ظاہر ہے کہ صرف اس لئے کہ دولت کی ہوس بڑھ گئی ہے، زیادہ اور جلد سے جلد دولت مندی کا شوق جنون کی حد تک پہنچ گیا ہے' قناعت زندگی سے مفقود ہو چکی ہے، فخر' ریاکاری' جاہ طلبی' نمائش' ہر شہری کے خمیر میں داخل ہو گئی ہے۔

آج جس چیز نے زندگی کو عذاب اور دنیا کو دار العذاب بنا رکھا ہے اور جس سے ہر موڑ پر سابقہ پڑتا ہے وہ بڑھی ہوئی رشوت ستانی' چور بازاری اور ظالمانہ نفع خوری ہے لیکن کیا ان جرائم کا ارتکاب بھوک' فاقہ کشی اور برہنگی کی مجبوری سے کیا جاتا ہے' یہ تو اسی طبقہ کی حرکات ہیں جس کو اپنی خوراک سے زیادہ غلہ، اپنے حصہ سے زائدہ کپڑا اور اپنی ضرورت سے فاضل سامان زندگی حاصل ہے۔ ہزاروں مجرمین میں ایک بھی نان شبینہ کا محتاج اور سردی سے ٹھٹھرنے والا انسان نہیں ملے گا۔ یہ متوسط اور دولت مند طبقہ کے اعمال ہیں جس کے پاس ضروریات زندگی میں سے کوئی چیز کم اور ارتکاب جرم کیلئے کوئی مجبوری نہیں ہے۔

کئی بار اس جسم کی سوئیاں نکالنے کیلئے انسانیت کے ہمدرد ہاتھ بڑھے' لیکن ہر بار انہوں نے آنکھوں کی سوئیاں چھوڑ دیں اور رات ہو گئی' کسی ملک کو اس کے فرزندوں نے اپنی قربانیوں اور بہادری سے آزادی دلائی' کہیں ارادے کے پکے انسانوں نے جابر شخصی سلطنتوں کا تختہ الٹ کر ملک میں جمہوری نظام اور عوامی حکومت قائم کی لیکن دل کی پھانس دل کے دل ہی میں رہ گئی' ملک کا نظم و نسق کرنے والے بدل گئے مگر نظم و نسق کا طریقہ اور حکومت کی روح اور اس کا مزاج نہ بدلا' اب بھی کئی ملکوں میں معاشی انقلاب کی جدوجہد جاری ہے لیکن لوگ پیٹ کی سوئیاں دیکھ رہے ہیں اور آنکھوں کی سوئیوں کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں' انسانیت فریادی ہے کہ رات آنے سے پہلے جسم کی سوئیوں کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی سوئیاں بھی نکال دی جائیں تاکہ اس کو حقیقی سکون' دیرپا راحت اور متوازن زندگی حاصل ہو۔ (بشکریہ الفاروق کراچی)

حرص کی تباہ کاریاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا مال و جاہ کی حرص انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے"۔ (بخاری)

دُنیا کس کا گھر ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس شخص کا مال ہے جس کے پاس کوئی مال نہ ہو، اور اس کو (حد ضرورت سے زیادہ) وہ شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔ (احمد و بیہقی)

 دُنیا کی عزت مال سے اور آخرت کی عزت اعمال سے ہے (حضرت عثمانؓ)

مولانا مفتی زاہد مدظلہ
فیصل آباد

اسلام کی جیت

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انصاف ہر ایک پر لازم ہے، ہر ایک کیلئے ہے اور ہر حالت میں ضروری ہے۔ اسلام نے ہمیں اپنے مسلمان بھائی کی مدد کا پابند بنایا ہے لیکن دو جگہیں اس سے مستثنیٰ ہیں کہ کسی مسلمان کی حمایت میں کسی غیر مسلم کیساتھ کسی قسم کی ناانصافی کسی بھی حالت میں جائز نہیں، اور دوسرا موقع عہد کی پاسداری کا ہے۔ آج ہمارے ماحول میں صورت حال ایسی بن چکی ہے کہ ہر شعبہ زندگی میں "پیٹی بھائیوں" کی ہر قیمت پر اور ہر حالت میں حمایت کرنے کی وبا چلی ہوئی ہے خواہ آپ اپنی دیانت دارانہ رائے کے مطابق اسے غلطی پر ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں۔ اسلام کا تابناک ماضی ایسے واقعات سے مزین ہے جن سے بظاہر مسلمانوں کی ہار ہوئی لیکن اسلام کی جیت ہوئی ایسا ہی ماضی قریب کا ایک واقعہ پڑھیے۔

حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش کاندھلوی رحمہ اللہ اپنے وقت کے جلیل القدر علماء اور باکمال اولیاء میں سے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ کے خاندان کے معروف بزرگوں میں سے ہیں ان کے تقوی و پرہیزگاری اور تواضع وغیرہ میں ان کے عجیب وغریب واقعات نقل کئے گئے ہیں۔ ان کے زمانے میں کاندھلہ کے ایک قطعۂ زمین کے بارے میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا، مسلمانوں کا دعویٰ تھا کہ یہ جگہ ہماری ہے اور وہ شاید وہاں مسجد بنانا چاہتے تھے اور ہندو دعوے دار تھے کہ یہ جگہ ہماری ہے اور وہ وہاں مندر بنانا چاہتے تھے۔ ایسے موقع پر جھگڑا محض زمین کا نہیں رہتا بلکہ ایمان وکفر کا مسئلہ بن جایا کرتا ہے انگریزوں کا زمانہ تھا مقدمہ عدالت میں چلا گیا انگریز جج نے کہا کہ بہتر ہے کہ تم لوگ باہمی رضامندی سے مصالحت کی کوئی شکل نکال لو اس پر ہندوؤں نے کہا کہ ہم عدالت کو مسلمانوں کے ایک عالم دین کا نام پیش کردیں گے عدالت ان کی گواہی سن لے اس کے مطابق جو فیصلہ ہوگا ہمیں منظور ہے۔ چونکہ بات مسلمانوں ہی کے ایک عالم پر آ کر ختم ہو رہی تھی اس لئے مسلمانوں نے بھی اس پیش کش کو بخوشی قبول کرلیا بلکہ ان کا خیال ہوگا کہ سمجھو اب ہمارے حق میں فیصلہ ہوگیا۔ ہندوؤں نے جج کو مفتی الٰہی بخش کاندھلوی رحمہ اللہ کا نام پیش کردیا، بظاہر یہ بات مسلمانوں کے لئے اطمینان کا باعث تھی کہ اتنے بڑے عالم اور اتنے نیک شخص مسلمانوں اور کفار یا مسجد اور مندر کے اس طرح کے مسئلے میں "اسلامی حمیت" کے خلاف بات کیسے کرسکتے ہیں۔ مفتی الٰہی بخش رحمہ اللہ کو عدالت میں طلب کیا گیا، مفتی صاحب اپنی انتہائی سادہ وضع کے ساتھ انگریز حاکم کے سامنے کھڑے ہیں، ابتدائی تکنیکی اور تعارفی نوعیت کے سوالات کے بعد جج نے پوچھا کہ فلاں جگہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں کہ وہ کس کی ہے؟ مسلمانوں، کئی ہندوؤں اور جج کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب مفتی صاحب کے منہ سے بلا تکلف یہ الفاظ نکل رہے تھے کہ میرے علم کے مطابق یہ جگہ ہندوؤں کی ہے اور وہ اس پر جو چاہیں بنا سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ طے شدہ معاملے کے مطابق جج کو ہندوؤں ہی کے حق میں فیصلہ کرنا پڑا، مسلمان بھی چونکہ مفتی صاحب کی گواہی پر اتفاق کرچکے تھے اس لئے ان کے سامنے بھی فیصلہ ماننے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے اس واقعہ پر یہ دلچسپ تبصرہ بھی نقل کیا ہے کہ اس مقدمے میں مسلمان اگرچہ ہار گئے لیکن اسلام جیت گیا اور اس کے نتیجے میں کئی ہندو مسلمان ہوگئے۔

اللہ سے ڈر اور اُس آدمی سے بچ جو اللہ سے نہیں ڈرتا (شیخ سعدی)

پاکیزہ زندگی کے اُصول

ازافادات: حضرت مولانا حاجی شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

ایک مسلمان کو اپنی زندگی جو عطیہ خداوندی ہے اس کا مقصد سامنے رکھ کر بسر کرنا چاہئے۔ ہماری زندگی کا مقصد ذات باری تعالیٰ نے غلامی قرار دیا ہے اور غلام جو ہوتا ہے وہ ہر وقت کا تابعدار ہوتا ہے، یہ نہیں کہ کسی وقت تو تابعداری کرے اور کسی وقت نہ کرے اب غلام کو آقا کا مزاج اور آقا کے حق کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا بحیثیت غلام کے ہمیں زندگی کس طرح بسر کرنی ہے؟ جس کے کچھ اصول ہیں۔

پہلا اُصول

ہم علم دین سے واقف ہوں دین سے واقفیت فرض ہے۔ مردوں کیلئے بھی اور عورتوں کیلئے بھی فرض ہے اس کیلئے گھر میں ایسی کتابوں کی تعلیم یومیہ ہونی چاہئے جس سے آپ کو ضروریات دین کا علم اور واقفیت حاصل ہو اور آپ کا دینی ذوق شوق بڑھتا چلا جائے اس کیلئے کتابی تعلیم کا یومیہ ہونا بہت ضروری ہے اور بے حد نافع ہے اس کتابی تعلیم میں دو چیزوں کو آپ سامنے رکھیں۔ بنیادی مسائل بھی آپ کو معلوم ہوں اور ذوق شوق بڑھانے کیلئے فضائل بھی آپ کو معلوم ہوں۔

دوسرا اُصول

آپ کے اندر ہر اعتبار سے حلم ہونا چاہئے حلم کہتے ہیں کہ ناگوار موقع پر، ناگوار بات پر یا کوئی ایسی چیز پیش آئے جس پر ناگواری بھڑکتی ہے تو اس ناگواری کو خوش گواری کے ساتھ برداشت اور ضبط کر لینا یہ حلم ہے۔ حلم کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ نعمتوں کی جب بارش ہو آپے سے باہر نہ ہونا حدود میں رہنا اور نعمتوں کا استعمال نعمت دینے والی ذات کی منشا کے مطابق کرنا یہ بھی حلم ہے۔ حلم اللہ کی صفت ہے یہ اللہ کا حلم ہے کہ اس نے ہماری پردہ پوشی فرمائی ہوئی ہے اور ہمارے عیبوں کو ہمارے بیوی بچوں سے ہمارے ماں باپ سے اور ہمارے دیگر ماتحتوں سے چھپایا ہوا ہے تو ہم باعزت طور پر رہ رہے ہیں ورنہ اگر اللہ کا حلم بیچ میں نہ ہوتا تو ہمارا زندہ رہنا مشکل ہو جاتا۔

تیسرا اُصول

تقوی ہے، اپنے مالک وخالق کی نافرمانی سے قطعی طور پر بچنا تقویٰ ہے۔ جس کی نعمتیں کھاتے ہوئے پہنتے ہوئے بچھاتے ہوئے نعمتوں میں رہتے ہو علم وحلم کے احسانات جس نے فرمائے تو یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ ایسی مہربان ذات کی نافرمانی کی جائے۔ تقویٰ کے اندر یہ تاثیر ہے کہ ادھر متقی کی جان نکلی ادھر جنت میں پہنچا دیا گیا۔

چوتھا اُصول

استحضار موت (موت کو یاد رکھنا) ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! ہمیں یہ فرمائیے کہ جو دلوں کے اوپر زنگ لگ جاتا ہے، دل کالے ہو جاتے ہیں تو یہ زنگ کیسے دور ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کو بکثرت یاد رکھنے سے یہ زنگ دور ہو جاتا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص موت کو بیس مرتبہ روزانہ یاد کرتا ہے وہ شہیدوں میں اٹھایا جائے گا۔ موت کو یاد رکھنا یہ بھی ایک نیک عمل ہے یہ ایسا عمل ہے کہ اس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان چاروں اصولوں پر عمل کی توفیق اور ہمیں پاکیزہ زندگی نصیب فرمائیں آمین۔

(مرسلہ: مولانا محمد انصر رؤف سرگودھا)

زندگی کو پاکیزہ طریقے پر گزارنا انسانیت کی معراج ہے

بسلسلہ روحانی امراض

غصہ .... مہلک مرض

مرتبہ: حاجی محمد راشد
ڈیرہ اسماعیل خان

روحانی امراض سے غفلت کئی دینی و دنیوی نقصانات کا باعث ہوتی ہے حضرت مولانا شاہ ابرار الحق ہردوئی رحمہ اللہ کے افادات سے غصہ جو کہ ایک روحانی مرض ہے اس کے متعلق ارشادات جو غصہ کے ازالہ کیلئے نہایت نافع ہیں۔

☆فرمایا غصہ کا آنا یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے غصہ کی بات پر غصہ نہ آئے یہ عیب کی بات ہے۔ غصہ کی بات پر غصہ آنا چاہئے۔ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کبھی کبھی غصہ آیا کرتا تھا۔

آپ کا چہرہ مبارک غصہ میں ایسا سرخ ہو جاتا تھا گویا کہ چہرہ پر انار نچوڑ دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نامناسب بات ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا۔ پھر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے خاص بندوں کی جو تعریف کی ہے اس میں یہ نہیں فرمایا کہ ہمارے بندوں کو غصہ آتا ہی نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ ہمارے نیک بندوں کی پہچان یہ ہے کہ "اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنے والے ہیں"۔

غصہ میں بے قابو ہو جانا جذبات سے مغلوب ہو جانا یہ مناسب نہیں ہے غصہ میں یہ حالت نہ ہو کہ نامناسب کلمات نکلنے لگیں غصہ پر قابو حاصل کیا جائے۔ اپنے نفس کو ایسے موقع پر قابو میں رکھا جائے یہی انسان کا کمال اور اس کی بہادری ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پہلوان کشتی میں پچھاڑنے سے نہیں ہوتا پہلوان تو وہ ہے جو اپنے آپ کو غصہ کے وقت قابو میں رکھے۔

☆ارشاد فرمایا کہ ایک صاحب کو غصہ کی بیماری تھی مجھے اپنا حال لکھا میں نے لکھا کہ بہشتی زیور کے ساتویں حصے میں غصہ کا جو علاج مذکور ہے۔ آپ اس کے ہر نمبر پر عمل کریں اور بوقت غصہ جتنے نمبروں پر عمل نہ ہو تو ہر نمبر پر دو روپیہ جرمانہ اپنے نفس پر کریں اور خود نہ صرف کریں مجھے وکیل بنائیں۔ خود صرف کرنے میں بھی نفس کو کچھ خوشی ہوتی ہے اور علاج میں نفس کو پوری مشقت میں مبتلا کرنا ہے۔ چنانچہ اس تدبیر سے ان کو بہت نفع ہوا۔ (مجالس ابرار)

☆فرمایا حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمہ اللہ کے پاس ایک صاحب نے خط لکھا کہ میرے اندر غصہ بہت ہے علاج تحریر فرمائیے۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ مولانا محمد حسن صاحب (انور بک ڈپو) کی خدمت میں جا کر کچھ دیر بیٹھ جایا کریں۔ انہوں نے شام کو ہر روز بیٹھنا شروع کیا۔ مولوی محمد حسن صاحب نے کوئی تقریر نہیں کی نہ کوئی وعظ کہا مگر ان کا غصہ کم ہونے لگا تو بات کیا تھی؟ چونکہ مولانا میں حلم اور ضبط کا مادہ بہت تھا۔ اس باطنی صفت کا عکس اور فیض ان کے باطن پر آہستہ آہستہ اثر کرنے لگا۔ اس لئے گزارش کیا کرتا ہوں کہ دینی احباب کو آپس میں ملنے جلنے کا اہتمام ہونا چاہئے۔ (مجالس ابرار)

☆ارشاد فرمایا کہ غصہ خطرناک بیماری ہے اس کے علاج کی جلد فکر کرنی چاہئے۔ اس کے نقصانات بہت ہیں۔ جس طرح پانی کو جتنا جوش دیا جائیگا اور ابالا جائے گا اتنا ہی وہ کم ہوگا۔ اسی طرح غصہ کا بھی معاملہ ہے کہ اس سے انسان کی عزت و وقعت دھیرے دھیرے لوگوں میں کم ہوتی جائیگی۔ انسان نظروں سے گر جاتا ہے۔ (ملفوظات ابرار)

نوٹ۔ تمام روحانی امراض سے مکمل شفا کیلئے شیخ کامل سے اصلاحی تعلق کی ضرورت ہے۔ اس تعلق کے بغیر امراض کا ازالہ بہت مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپس میں محبت و اتفاق نصیب کرے

غصہ جنون ہے اور جنون عقل کو کھا جاتا ہے

قربانی کے جانور کا مکالمہ

مولانا محمد صادق
کراچی

کیا آپ نے قربانی کر لی؟

جی ہاں! الحمدللہ ہم نے قربانی کر لی ہے۔

تم نے کس چیز کی قربانی دی؟

ہم نے مال (رقم) دے کر خریدا تھا تمہیں؟ تو اس کے عوض تمہیں ہمارا گوشت بھی تو حاصل ہو گیا جسے طویل عرصے تک مختلف انداز سے تیار کر کے مزے مزے سے کھاتے رہو گے جان تو ہم نے دی۔ یقیناً ایسا ہی ہے لیکن ایسا کرنے کا حکم تمہارے اور ہمارے رب نے دیا ہے۔ ہمیں تمہاری اس بات میں اختلاف نہیں، لیکن اس حکم کا کوئی پس منظر بھی تو ہو گا جی ہاں! اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی گزرے ہیں جن کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے ان کا لقب خلیل اللہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دوست کو بڑی عمر میں ایک بیٹا عطا فرمایا تھا جن کا نام اسمٰعیل علیہ السلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دکھلایا کہ وہ اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام اس خواب پر عمل کرنے کیلئے تیار ہو گئے

لیکن اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح نہیں ہونے دیا اور ان کی جگہ ایک مینڈھا ذبح ہوا۔ باپ بیٹے کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ اسے قیامت تک آنے والے صاحب نصاب مسلمانوں پر واجب فرما دیا کہ وہ مخصوص جانوروں کو مخصوص دنوں میں ذبح کر کے خون بہائیں اور ان کی جان قربان کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں یہ عمل ہو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا ہی کیلئے اور اس کے علاوہ کے کسی بھی عمل کو اس کا نعم البدل بھی نہ قرار دیا جائے گویا جان دینا ہی ضروری ہے وہ تو ہم نے تمہارے ہاتھوں دے دی یہ جو آپ نے کہا کہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا ہی کیلئے ہو تو ذرا غور فرمالیں کہیں یہ عمل اپنے بچوں کی ضد پر ان کی خوشی کیلئے تو نہیں کیا گیا؟ کہیں محلے میں رسوائی کے خوف سے تو نہیں کیا گیا؟ کہیں محلے میں اپنی سرمایہ داری کا رعب جمانے کیلئے تو نہیں کیا گیا؟ کہیں اس میں آپس میں مقابلہ بازی کا عنصر تو شامل نہیں تھا؟ دلوں کے بھید' ذہنوں کے خیالات جاننے والا خوب جانتا ہے تمہاری نیت کیا تھی؟ ہاں جو تم میں سے بعض ہمارے نام نہاد ہمدرد یہ کہتے ہیں کہ یہ جانوروں کا ضیاع ہے۔ ان سے دوٹوک کہہ دیں کہ یہ نظام تمہاری سوچ سے بالا ہے یہاں جو قربانی دیتا ہے پھلتا پھولتا ہے۔ مشاہدے کا انکار کرنے والے اس غیبی نظام سے نابلد ہیں قربانی کے اس عمل میں ہم دو فریق ہیں ایک آپ جو رقم بھی لگاتے ہیں اور ہمیں ذبح بھی کرواتے ہیں اور دوسرے ہم جو بغیر کسی چوں چرا اور کسی ہچکچاہٹ کے بغیر کسی احتجاج کے، خوشی خوشی تمہارے ہاتھوں اپنی گردنیں کٹا لیتے ہیں اس حوالے سے کیا ہمارے خلاف احکم الحاکمین کی عدالت میں کوئی مقدمہ قائم ہو سکتا ہے؟ امید ہے اس بارے میں تمہارا ذہن بھی صاف ہو گا۔ سوچ لیجئے! بار بار سوچئے! اگر تم سے پوچھ لیا گیا کہ ان جانوروں نے تو ہمارے حکم کے سامنے سر تسلیم ہمیشہ خم رکھا۔ اپنی گردنیں تمہارے حوالے کر دیں۔ لیکن مسلمانو! ذرا بتاؤ ہمارے احکام کا تمہارے نزدیک کیا مقام تھا؟ تم نے ہمارے احکامات کو کیا حیثیت دے رکھی تھی؟ مال کمانے میں ہمارے احکامات کو کیسی اہمیت حاصل تھی؟ مال خرچ کرنے میں ہمارے احکامات کا کیا خیال رکھا گیا تھا؟ رہن سہن' بود وباش' وضع قطع، آپس کے تعلقات میں ہمارے احکامات کو کیا اہمیت دیتے تھے؟ ان کے جوابات سوچ لیجئے ہم تو اللہ تعالیٰ کے حضور قربان ہو چلے۔

انسانی وجود میں خدائی حکمتیں

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو محض جاہل ہوتا ہے نہ اس میں عقل ہوتی ہے نہ ہوش، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتدریج ساری قوتیں اس کو بخشی جاتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا بلکہ بچہ میں ولادت کے وقت عقل وشعور ہوتا تو دنیا میں اس وجود ظاہری کے بعد وہ ان تمام چیزوں کو دیکھ کر سخت تعجب کرتا جن کو اس نے پہلے نہیں دیکھا۔ پھر اپنی حالت پر نظر کرتا کہ کس کس طرح اس کو کپڑوں میں گودوں اٹھایا جاتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے نرم ونازک جسم کے رکھنے میں اس کا محتاج ہے پھر وہ ہزاروں باتوں پر اعتراضات کرتا اور ممکن ہے کہ وہ اپنے وجود سے ہی انکار کر دیتا کہ وہ کیسے نو مہینے رحم مادر میں رہ کر پرورش پاتا ہے؟ علاوہ ازیں بچہ پر شفقت و پیار جو اس کی حرکات کی وجہ سے آتا ہے اس میں کمی واقع ہو جاتی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اس نے بچے کو یہ چیزیں آہستہ آہستہ پیدا کیں تاکہ وہ بتدریج دنیا میں ہر چیز کو سمجھے اور انہیں استعمال کرنا سیکھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت نے ہر چیز کو کمال حکمت سے پیدا فرمایا۔ انسان کو اچھائی برائی کی تمیز دی وہ جوں جوں بڑا ہوتا ہے اس میں ایسے تقاضے پیدا فرمائے جو انسانی نسل میں تناسل وتوالد کا سبب ہیں مرد کے چہرے پر بال نکلتے ہیں تاکہ وہ بچوں اور عورتوں سے ممتاز ہو جس سے چہرہ پر شباب کا حسن پیدا ہوتا ہے۔

لڑکی ہونے کی صورت میں خدائی قدرت نے اس کے چہرے کو بالوں سے صاف رکھا تاکہ اس کے چہرے کی نزاکت وحسن ظاہر ہو اور مردوں کیلئے جاذب نظر ہو کہ نسل انسانی کی بقا کا راز اسی میں پوشیدہ ہے۔

انسانی جسم میں دیگر نعمتوں کے مقابلہ میں عقل کی نعمت بڑی اہمیت کی حامل ہے اگر خدانخواستہ عقل کی نعمت سے محرومی یا اس میں معمولی خلل واقع ہو جائے تو آدمی دیوانہ اور پاگل ہو جائے جانور بھی اچھے برے، مفید اور غیر مفید میں فرق کر لیتے ہیں لیکن عقل سے محروم شخص اس کام سے بھی رہ جاتا ہے۔ دیکھنے، سننے، سونگھنے اور چکھنے کی چار قوتوں پر فائق عقل کی نعمت ہے کہ آدمی جن چیزوں کا علم مذکورہ چیزوں یعنی آنکھ کان، ناک اور زبان سے حاصل نہیں کر سکتا وہاں عقل کام آتی ہے جو رہنمائی کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں بعض اعضاء مفرد اور بعض جوڑا جوڑا بنائے ہیں اگر ہر ایک کی بجائے دو ہوتے تو ایک کے بات کرنے کی صورت میں دوسرا معطل رہتا۔ بخلاف ہاتھوں کے کہ قدرت نے دو ہاتھ عطا فرمائے اگر ایک ہاتھ ہوتا تو کاموں کی انجام دہی میں دشواری ہوتی۔ اسی طرح دو پاؤں کے ہونے کی حکمت ظاہر ہے کہ اس سے کم ہونے کی صورت میں چلنا ممکن ہی نہ تھا۔ منہ کیلئے کس طرح دونوں ہونٹ دروازہ کا کام انجام دیتے ہیں۔

پس انسانی جسم کا ہر عضو بے شمار فوائد ومصالح پر مبنی ہیں ان میں ذرا بھی کمی بیشی ہو جائے تو کام میں خلل واقع ہو۔ یہ سب قدرت کے خاص انداز اور تدبیر سے ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اعضاء کی نعمتوں کی قدر کرنے اور ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق سے نوازیں آمین۔

جو دنیاوی حیثیت میں تجھ سے زیادہ ہے اس کو مت دیکھ کہ ناشکری پیدا ہوگی (حدیث)

نیند سے اٹھ کر یہ دُعا پڑھیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

انمول آنسو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ جبرائیل امین تشریف لائے تو وہاں کوئی شخص خوف خدا سے رو رہا تھا تو جبرائیل نے فرمایا کہ انسان کے تمام اعمال کا تو وزن ہو گا مگر خدا اور آخرت کے خوف سے رونا ایسا عمل ہے جس کو تولا نہ جائے گا۔ بلکہ ایک آنسو بھی جہنم کی بڑی سے بڑی آگ کو بجھا دے گا۔ (معارف القرآن)

معاشی تنگی سے نجات کیلئے خاص دعا

حضور ﷺ نے فرمایا معاشی تنگی ہو تو گھر سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَا لِیْ وَدِیْنِیْ. اَللّٰهُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا قُدِّرَلِیْ حَتّٰی لَآ اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ

ترجمہ: اپنی جان مال اور دین پر اللہ کا نام۔ اے اللہ اپنے فیصلہ سے مجھے راضی فرما دیجئے اور جو مقدر فرمائیں اس میں برکت عطا فرما تا کہ جسے آپ تاخیر سے دیں اس میں جلدی اور جسے آپ جلدی نوازیں اس میں تاخیر نہ چاہوں۔ (نزل الابرار۔ ابن السنی)

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی دُعا

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بریدہ! جس کے ساتھ اللہ پاک خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو مندرجہ ذیل کلمات سکھا دیتے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاکَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ."

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ یہ کلمات سکھاتا ہے پھر وہ مرتے دم تک نہیں بھولتا۔ (احیاء العلوم)

رزق کی خدائی تقسیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا تو لہو و لعب میں نہ لگ اور میں نے تیرے رزق کو مقدر کر دیا ہے تو تو (اس کے حصول میں) مت تھک اگر تو میری تقسیم پر راضی ہو گیا تو میری عزت کی قسم میں تیرے دل اور جسم کو راحت دوں گا اور تو میرے نزدیک پسندیدہ بن جائے گا اور اگر تو میرے تقسیم کردہ رزق پر راضی نہ ہوا تو میں تجھ پر دنیا کو مسلط کر دوں گا پھر تو ایسا مارا مارا پھرے گا جیسا کہ وحشی جانور پھرتے ہیں اور میری تقسیم سے زیادہ تو تجھے ملے گا نہیں اور تو میرے نزدیک ناپسندیدہ بن جائے گا۔ (انمول موتی)

دل کی کمزوری کا قرآنی علاج

حدیث شریف میں سورہ یٰسین کو قرآن پاک کا دل قرار دیا گیا ہے پس سورہ یٰسین کی تلاوت دل کی مضبوطی کا بہترین علاج ہے کیونکہ دل دل کو نفع دیتا ہے۔ وہ افراد جن کے دل کمزور ہو چکے ہیں وہ چند دن تک ہر نماز کے بعد توجہ سے یٰسین شریف پڑھیں یا کسی ایک وقت میں پانچ مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم صبح شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں (لطف اللطیف)

داڑھ اور کان کے درد کا علاج

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص چھینک آنے پر یہ دعاء پڑھ لے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ

تو اسے کبھی بھی داڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا (جواہر پارے)

غم اور پریشانی کو دور کرنے کا نسخہ

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّکَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ کَانَ عَلَیْکَ کَبِیْرًا ○

"لیکن تو یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے، حقیقت یہ ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر جو فضل ہو رہا ہے وہ بڑا عظیم ہے"

اگر کوئی شخص غم میں یا اور کسی پریشانی میں ہو یا اس کی مالی حالت بگڑتی جا رہی ہو تو اٹھتے بیٹھتے اس آیت کا ورد جاری رکھے۔ (انمول موتی)

حکمت و دانائی کی باتیں

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے لیے اٹھارہ باتیں مقرر کیں جو سب کی سب حکمت و دانائی کی باتیں تھیں انہوں نے فرمایا:

1. جو تمہارے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرے تم اسے اس جیسی اور کوئی سزا نہیں دے سکتے کہ تم اس کے بارے میں اللہ کی اطاعت کرو۔
2. اور اپنے بھائی کی بات کو کسی اچھے رخ کی طرف لے جانے کی پوری کوشش کرو وہاں اگر وہ بات ایسی ہو کہ اسے اچھے رخ کی طرف لے جانے کی تم کوئی صورت نہ بنا سکو تو اور بات ہے۔
3. اور مسلمان کی زبان سے جو بول بھی نکلا ہے اور تم اس کا کوئی بھی خیر کا مطلب نکال سکتے ہو تو اس سے برے مطلب کا گمان مت کرو۔
4. جو آدمی خود ایسے کام کرتا ہے جن سے دوسروں کو بدگمانی کا موقع ملے تو وہ اپنے سے بدگمانی کرنے والے کو ہرگز ملامت نہ کرے۔
5. جو اپنے راز کو چھپائے گا اختیار اس کے ہاتھ میں رہے گا۔
6. سچے بھائیوں کے ساتھ رہنے کو لازم پکڑو ان کے سایۂ خیر میں زندگی گزارو کیونکہ وسعت اور اچھے حالات میں وہ لوگ تمہارے لئے زینت کا ذریعہ اور مصیبت میں حفاظت کا سامان ہوں گے۔
7. ہمیشہ سچ بولو چاہے سچ بولنے سے جان ہی چلی جائے۔
8. بے فائدہ اور بے کار کاموں میں نہ لگو۔
9. جو بات ابھی پیش نہیں آئی اس کے بارے میں مت پوچھو کیوں کہ جو پیش آ چکا ہے اس کے تقاضوں سے ہی کہاں فرصت مل سکتی ہے۔
10. اپنی حاجت اس کے پاس نہ لے جاؤ جو یہ نہیں چاہتا کہ تم اس میں کامیاب ہو جاؤ۔
11. جھوٹی قسم کو ہلکا نہ سمجھو ورنہ اللہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔
12. بدکاروں کے ساتھ نہ رہو ورنہ تم بھی ان سے بدکاری سیکھ لو گے۔
13. اپنے دشمن سے الگ رہو۔
14. اپنے دوست سے بھی چوکنے رہو، لیکن اگر وہ امانت دار ہے تو پھر اس کی ضرورت نہیں اور امانت دار صرف وہی ہو سکتا ہے جو اللہ سے ڈرنے والا ہو۔
15. قبرستان میں جا کر خشوع اختیار کرو۔
16. اور جب اللہ کی فرماں برداری کا کام کرو تو عاجزی اور انکساری اختیار کرو۔
17. اور جب اللہ کی نافرمانی ہونے لگے تو اللہ کی پناہ چاہو۔
18. اور اپنے تمام امور میں ان لوگوں سے مشورہ کیا کرو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (انمول موتی)

تجارت و ملازمت پیشہ حضرات کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشورہ

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ میں اپنا مالِ تجارت شام اور مصر لے جایا کرتا تھا، ایک مرتبہ عراق لے جانے کا ارادہ کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مشورہ لینے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے رزق کا کوئی سبب کسی طریقہ پر بنا دے تو اس کو نہ چھوڑے جب تک کہ وہ خود ہی نہ بدل جائے۔ مطلب یہ ہے کہ جس سبب سے روزی ملتی ہے اسے مت چھوڑو، ہاں اگر وہ خود ہی بدل جائے مثلاً حالات سازگار نہ رہیں، مال میں نقصان ہونے لگے یا کوئی مجبوری پیش آ جائے تو اور بات ہے۔

(تبلیغی اور اصلاحی مضامین)

قید سے رہائی کا طاقتور اور موثر عمل

جو قیدی باوضو کثرت سے سورہ جن کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے رہائی عطا فرما دیتے ہیں۔ نیز عشاء کی نماز کے بعد پانچ سو پچپن مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اول آخر سات مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ یہ عمل جھوٹے مقدمات اور قید سے خلاصی کیلئے مجرب ہے۔ (لطف اللطیف)

چار روشن چراغ

ازافادات: حضرت مولانا
مفتی محمود اشرف عثمانی مدظلہ

① - امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ

فرمایا عجیب بات ہے لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتا ہوں حالانکہ میرا فتویٰ تو ہمیشہ نقل پر مبنی ہوتا ہے۔ (یعنی قرآن وحدیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال پر مبنی ہوتا ہے جو منقول چیزیں ہیں)

فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہوتا کہ علم دین ضائع ہوگا تو میں کبھی فتویٰ نہ دیتا کہ راحت ان کو ہو اور گناہ مجھ پر۔

فرمایا میں نے کبھی کسی کی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا۔ نہ کبھی کسی پر لعنت کی نہ کسی مسلمان یا کافر ذمی پر ظلم کیا نہ کسی سے خیانت کی نہ کبھی کسی کو دھوکہ دیا ہے۔

فرمایا اللہ کے دین میں تفقہ حاصل کرو اور لوگوں کی طرف دیکھنا چھوڑ دو۔

فرمایا میں نے اپنے اساتذہ میں حضرت حماد بن ابی سلیمان سے بڑھ کر فقیہ اور حضرت عطاء بن ابی رباح سے بڑھ کر جامع العلوم کو نہیں پایا۔

② - حضرت امام مالک رحمہ اللہ

فرمایا کہ خلیفہ ابوجعفر منصور کے پاس مجھے جانا ہوا' میں نے دیکھا کہ لوگ دو دو تین تین مرتبہ ان کے ہاتھ کو بوسہ دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت نصیب فرمائی اور میں نے ان کے ہاتھ کو ایک مرتبہ بھی بوسہ نہیں دیا۔

امام مالک رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند کرتے کہ وہ راستہ میں حدیث شریف بیان کریں یا کھڑے ہو کر یا جلدی کی حالت میں اور فرماتے کہ یہ عظمت حدیث کے خلاف ہے۔ ایک شخص نے آپ سے آیت الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى میں استواء کی مراد پوچھی تو آپ نے فرمایا استواء کا مفہوم سب کو معلوم ہے اس کی کیفیت ہماری عقل سے ماوراء ہے۔ ایسی چیزوں کے بارہ میں سوال کرنا بدعت ہے۔ ہاں اس آیت پر ایمان لانا واجب ہے اور میرا خیال ہے کہ تم گمراہ ہو۔ پھر حکم دیا کہ اسے مجلس سے نکال دیا جائے۔

③ - امام شافعی رحمہ اللہ

فرمایا جس طرح نگاہ کی ایک حد ہے جس سے آگے وہ کام نہیں کرتی اسی طرح عقل کی بھی ایک حد ہے جس سے آگے وہ بیکار ہے۔

فرمایا انسانوں کو قابو رکھنا جانوروں کے قابو رکھنے سے کہیں زیادہ سخت ہے۔

فرمایا تم سارے لوگوں کو درست نہیں کر سکتے لہٰذا وہ کام کرو جس میں تمہاری اپنی خیر ہو۔

فرمایا اصل علم تو دو ہی ہیں فقہ اور طب (یعنی ایک میں روح کی حیات ہے اور دوسرے میں جسم کی)

فرمایا۔ عقل مند وہ ہے جسے اس کی عقل ہر بُرے کام سے روکے۔

④ - امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

امام احمد کے صاحبزادے صالح فرماتے ہیں کہ کبھی میں بیمار ہوتا تو میرے والد پانی کا ایک پیالہ لیتے اس پر قرآن پڑھتے پھر فرماتے یہ پانی پی لو اور اپنے چہرہ اور ہاتھوں پر مل لو۔ اپنے نفس کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے اے نفس! اس وقت تھکن اختیار کر لے ورنہ بعد میں تجھے غم زدہ ہونا پڑے گا۔

فرمایا کھانا عمدہ ہو یا سادہ' لباس اعلیٰ ہو یا ہلکا' زندگی کے یہ تھوڑے دن گزر ہی جاتے ہیں۔

کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں رہ سکتے (حدیث)

رنج کرنا ہے رکھنا نہیں ہے

تحریر محمد ارشد ایاز صاحب
لاہور

اللہ تعالیٰ نے انسان میں رنج فطری طور پر رکھا ہے۔ رنج کرنا منع نہیں ہے لیکن رنج کا رکھتے رہنا منع ہے کہ رکھتے رہنا خالق کے حق کے خلاف ہے (کہ اس میں بھی اُن کی حکمت ہے) اور رنج کرنا مخلوق کے حق کے موافق ہے۔ تو خالق کا بھی حق ادا کرو اور مخلوق کا بھی حق ادا کرو۔

مخلوق کا حق دراصل خالق ہی کا حق ہے، چونکہ نسبت مخلوق کی طرف ہوتی ہے اس لئے کہہ دیا جاتا ہے ورنہ وہ بھی خالق ہی کا حق ہے، چونکہ ان کا حکم ہے اور جو عمل حق تعالیٰ کے حکم کے تحت ہوگا وہ عبادت ہے تو رنج کرنا بھی عبادت ہے اور خوشی کے موقع پر فرحت و سرور بھی عبادت ہے ہاں اس پر اترانا منع ہے۔ تو جیسے اترانا منع ہے ایسے ہی رنج رکھنا منع ہے کہ کھانا رکھا ہوا ہے اور حلق سے نیچے نہیں اترتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صاحبزادوں کے انتقال پر اور دیگر مختلف مواقع پر رنج ہوا، اور ذات باری تعالیٰ تسلی دے رہے ہیں جیسا کہ دشمنوں کی طرف سے کیسے کیسے الفاظ آپ کو رنج پہنچانے کے لئے بولے جاتے تھے۔ اب آپ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون تسلی دے گا۔ ارشاد ہے کہ کیوں خیال کرتے ہو "فانک باعیننا" (کہ تم ہماری نگاہوں میں ہو) معلوم ہوا کہ رنج کرنے کی ممانعت نہیں ہوسکتی۔ یہ تو فطری چیز ہے۔ ڈوبتے بیٹے کنعان پر حضرت نوح علیہ السلام کو رنج ہوا حالانکہ بیٹے کو ڈوبنا تو منظور لیکن ایمان لانا منظور نہیں۔ پھر بھی رنج کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ وہ میرا بچہ ہے تو یہ رنج فطری چیز ہے اور اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں "انہ لیس من اھلک" اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رنج کر رہی ہیں اور بار بار فرما رہی ہیں "یا ابتا" اے میرے باپ..... اور رو رہی ہیں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ کسی رنجیدہ شخص کو اس وقت صبر کی تلقین مت کرو بلکہ اس وقت رنجیدہ صورت کا اظہار کرو۔ اس وقت سمجھانا اچھا نہیں۔ اس وقت اس کے شریک حال ہو جاؤ۔ اس لئے لکھا ہے کہ اگر کسی بزرگ کو کوئی حال کی بات پیش آ گئی ہے تو اس وقت اس کے حال کے ساتھ شریک ہو جاؤ اگر اس نے خلاف دیکھا تو ایسا نہ ہو کہ وہ مبہوت ہو کر بے ہوش ہو جائے۔ شریک حال ہو جاؤ چاہے صورتاً ہی ہو۔

رنج پیدا کرنے کی حکمت

اگر رنج کرنا نہ ہوتا تو ایک آدمی دوسرے کی کیا ہمدردی کرے گا۔ کیا دردمندی ہوگی وقت پر کسی کے لئے کیا کوئی سہارا بنے گا۔ فوت موت کی صورت میں عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کو چاہئے کہ اہل خانہ کو تین دن تک کھانا پہنچائیں۔ جیسے مہمانی تین دن کی ہے اسی طرح اس کے گھر تین دن تک کھانا پہنچانا ہے۔ اس لیے کہ وہ رنج میں کہاں چولہا رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ بندوں پر کریم ہیں وہ عالم الغیب ہیں جانتے ہیں کہ رنج ہوگا تو کون پکائے گا۔

ہاں رنج رکھنا منع ہے اللہ تعالیٰ حکیم ہیں ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں، تو یہ تصور کرے کہ جو غیر اختیاری بات بھی اپنی طبیعت کے ناموافق آئے اس میں ضرور اللہ تعالیٰ کی حکمت ہوگی۔

جیسے سورہ کہف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کھیلتے ہوئے بچے کو قتل کر دیا اور پھر بتایا کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ماں باپ صاحب ایمان نہ رہتے۔ تو حکمت پر نظر جانے سے غم اگر ختم نہ ہو تو کم تو ضرور ہو جائیگا۔

مصیبت میں خدا کی شکایت نہ کرو سب سے بزرگ تر ہو جاؤ گے

جامعیت انسان میں کب پیدا ہوتی ہے

جامعیت انسان میں تب پیدا ہوتی ہے جب رنج کے موقع پر رنج کرے اور خوشی کے موقع پر فرحت وسرور ہو۔

ایک رئیس قسم کے آدمی کا واقعہ لکھا ہے کہ اس کے باپ کا انتقال ہوگیا۔ کفن دفن کے بعد جب دوپہر کا وقت ہوا تو خانساماں نے کھانے کا نام نہ لیا حالانکہ وہ لا کر رکھتا تھا۔ آواز دی کہ کھانا؟ اس نے جواب دیا کہ حضور کھانا کیسا؟ کہا کہ کیوں؟ جواب دیا کہ آپ کے والد محترم کا انتقال ہوگیا ہے تو میں نے تو پکایا نہیں۔ تو اس کو ڈانٹا اور کہا کہ وہ تو اپنی موت مر گئے تو مجھ کو بلا موت مارنا چاہتا ہے جاؤ کھانا لاؤ۔

دیکھا دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ آپ سمجھے کہ یہ بڑا آدمی ہے۔ نہیں یہ آدمی نہیں ہے۔ وہ کیا جانے حقوق کسے کہتے ہیں۔ وہ نہ اللہ کا حق ادا کر رہا ہے نہ حقوق العباد اور آدمی کی جامعیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور مخلوق کے حقوق بھی ادا کرے۔

تو رنج فطری ہے اگر کسی کو نہیں ہوا تو وہ کوئی اللہ والے صاحب حال ہونگے یا کوئی دنیا دار قسم کا آدمی ہوگا اور اصل حال وہ ہے جو نبی کے حال کے مطابق ہو۔ پس سو رنج کرنا ہے لیکن رنج رکھنا نہیں ہے۔

دُعا کی قبولیت

ہم دعا مانگتے ہی اس کی قبولیت کیلئے بے چین ہو جاتے ہیں، جبکہ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا وقت مقرر فرما دیا ہے جو ان کے کامل علم اور حکمت کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ سب کے جاننے والے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس بات کا بھی پختہ یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ چاہتے ہیں دعا مانگتے رہنے سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقرر کردہ وقت پر عطا فرما دیں گے اور جو دعا قبول نہیں ہوگی اس کے بدلے آخرت میں ایسا اجر عطا فرمائیں گے کہ بندہ سوچے گا کہ کاش دنیا میں کوئی دعا بھی قبول نہ ہوئی ہوتی۔ دعا کی قبولیت کے بارے میں ایک عجیب وغریب مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔ انہوں نے دعا فرمائی کہ میری اولاد میں سے ایک نبی مبعوث فرما جو لوگوں کو آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کے دلوں کو پاک کردے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں" اور اللہ کے اتنے برگزیدہ پیغمبر کی دعا ہزاروں سال بعد پوری ہوئی اور دعا بھی اتنی پیاری۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ دعا پوری ہوگئی ہوگی اور اپنے مقرر کردہ وقت پر اس کا قبول ہونا ظاہر ہوگیا اس میں ہی اللہ تعالیٰ کی حکمت پوشیدہ تھی۔

پھر ہم سراپا گناہ گار لوگ کیوں دعا کرتے ہی بے چین ہو جاتے ہیں کہ اکثر لوگ یوں کہتے نظر آتے ہیں کہ ہم تو دعا کرتے رہتے ہیں پتہ نہیں کیوں قبول نہیں ہوتی۔ دل سے دعا مانگئے اور مانگتے ہی رہیے۔ اللہ سے مانگنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ مایوسی ابلیس کا شیوہ ہے۔ اللہ سے اچھی امید اور دعا کی توفیق اچھے اور پکے ایمان کی علامت ہے۔

(تحریر ام محمد عثمان... اسلام آباد)

زبان کو شکوہ سے روکو تو خوشی کی زندگی عطا ہوگی

صُحبتُ کا اثر

اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہمیشہ نیک اور صالح لوگوں کو ہی دوست بنایا جائے، دوستی میں اس بات کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے کہ جن لوگوں سے قلبی تعلق بڑھایا جارہا ہے، وہ دین اور اخلاق کے اعتبار سے آپ کیلئے کس حد تک مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ آدمی اپنے دوستوں کے دین پر ہوتا ہے اس لئے ہر آدمی کو غور کر لینا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کررہا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

دوست کے دین پر ہونے کے معنی یہ ہیں کہ جب وہ دوست کی صحبت میں بیٹھے گا تو وہی جذبات اور خیالات اور وہی ذوق اور رجحان اس میں بھی پیدا ہوگا جو دوست میں ہے اور پسند اور ناپسند کا وہی معیار اس کا بنے گا جو اس کے دوست کا ہے، اس لئے دوست کے انتخاب میں انتہائی غوروفکر سے کام لینا چاہیے، اور قلبی لگاؤ اسی سے رکھنا چاہیے جس کا ذوق اور رجحان افکار وخیالات دین اور ایمان کے تقاضوں کے مطابق ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ مومن ہی سے رشتہ محبت استوار کرو، اور ان کے ساتھ اپنا کھانا رکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مومن ہی کی صحبت میں رہو اور تمہارے دستر خوان پر پرہیزگار ہی کھانا کھائے"۔

دوستی میں صرف ذاتی پسند وناپسند کا سوال نہیں ہے بلکہ سب سے اہم بات کسی انسان میں اچھے دوست کے اعلیٰ ترین اوصاف کا ہونا ہے اور دوستی صرف اللہ کی رضا کیلئے کی جاتی ہے نہ کہ ذاتی مفادات کے حصول کیلئے۔ خدا کے محبوب بندے وہ ہیں جو خدا کے دین کی بنیاد پر باہم جڑتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اچھے اور بُرے دوست کی مثال مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے لوہار کی طرح ہے۔ مشک بیچنے والے کی صحبت سے تم کو کچھ فائدہ ضرور پہنچے گا یا مشک خریدو گے یا مشک کی خوشبو پاؤ گے لیکن لوہار کی بھٹی تمہارا جسم یا کپڑے جلادے گا یا تمہارے دماغ میں اس کی بدبو پہنچے گی۔ (بخاری شریف)

حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کیا کہ دوستی کا اثر ہوتا ہے یعنی اگر دوست اچھا ہوگا تو اپنے دوست پر بھی اچھا اثر ڈالے گا اور اگر دوست برا ہوگا تو اثر بھی برا ڈالے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان چودہ سو سال پہلے کا ہے جب کہ آج جدید سائنس بھی اس فرمان کو ماننے پر مجبور ہوگئی ہے

صحبت کا اثر کے متعلق آج ماہرین نفسیات جو کہہ رہے ہیں حقیقتاً وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں موجود ہے۔ اور بحمداللہ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آج کے ماہرین نفسیات کے پیش کردہ اچھے اور قابل عمل اصولوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جسے اسلامی تعلیمات میں بیان نہ کردیا گیا ہو۔

لہٰذا ہمیں بھی سبق حاصل کرنا چاہیے کہ کائنات کے سب سے بڑے ماہر نفسیات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصولوں اور طور طریقوں کو چھوڑ کر آج کے ماہرین نفسیات کی بتائی ہوئی باتوں اور ان کے تہذیب وتمدن کے دلدادہ ہیں۔

اگر آپ زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے حلقہ احباب کا جائزہ لیں، انسانی خوبیوں کے مثبت پہلو کی ایک فہرست بنائیں دیکھیں کہ آپ کے کتنے احباب میں مثبت پہلو نمایاں تعداد میں موجود ہیں اور کتنے افراد ایسے ہیں جو انسانی کمزوریوں کا شکار ہیں۔ پھر اچھی صحبت اختیار کریں اور بُری صحبت سے بچیں۔

مولانا عبیداللہ خالد
کراچی

حالیہ سیلاب... عذاب بھی اور امتحان بھی

اس وقت سارا پاکستان سیلاب کی نذر ہو چکا ہے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس سیلاب سے جو تباہی ہوئی وہ گزشتہ سو سال کے ریکارڈ کو توڑ چکی ہے۔ اس سیلاب کو عذاب کہیں یا آزمائش، ہر دو صورتوں میں پاکستانی مسلمانوں کیلئے مشکل گھڑی ہے جو باشندے اس سے محفوظ ہیں ان کیلئے بھی امتحان ہے کہ وہ کیسے آگے بڑھ کر اپنے محروم اور مجبور مسلمان بھائی، بہنوں کی مدد کرتے ہیں۔ سیلاب کی تباہ کاریوں نے جس طرح دم کے دم میں بڑی بڑی فصلوں اور آبادیوں کو تہس نہس کر دیا ہے اس سے قرآن کی وہ آیت یاد آجاتی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ بحروبر کی تباہی انسانی گناہوں کا نتیجہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانی تاریخ میں انسان کے گھاٹے اور نقصان کی بے شمار مثالیں موجود ہیں، لاتعداد واقعات ہیں جنہیں پڑھنے والے سرسری نظر سے پڑھتے اور کوئی سبق لئے بغیر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے کہ انسانی تاریخ کے واقعات سے سبق لینے کیلئے علم اور تعلیم کی نہیں بلکہ بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے، یہ بصیرت انسان کو اللہ سے قرب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اور اللہ کا قرب اللہ کے کلام میں غور و فکر اور اللہ والوں کی صحبت سے مہیا ہوتا ہے چونکہ مادیت کے سیلاب نے دنیا کی محبت میں غرق کر دیا ہے، اس لئے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ سیلاب سے بہت ہی کم دلوں نے سبق لیا۔

اس کا اندازہ ہمیں رہنماؤں کے بیانات اور عوام کی آہ و زاری سے باخوبی ہوتا ہے کیونکہ ہر دو جانب سے سوائے طفل تسلیوں اور الزام تراشیوں کے کچھ خاص نظر نہیں آتا۔

افسوس اس بات کا بھی ہے کہ اللہ کی جانب سے آنے والی فطری آفات کا اصل مقصد سبق دلانا ہوتا ہے لیکن موجودہ حالات میں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ شاید اب دل ایمان کی روشنی سے خالی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ غور و فکر اور عبرت و سبق حاصل کرنے کی صلاحیت چھین لی گئی ہے دل کی اس بے نوری اور تاریکی کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ اگرچہ انسان دنیاوی اعتبار سے تو خسارے میں آیا لیکن اخروی اعتبار سے بھی گھاٹے کا سودا کرے گا۔ انسانی سرشت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے۔ لیکن قومی سطح پر ہم نے کتنی ہی ٹھوکریں کھائی ہیں مگر ہم نہیں سنبھلے ہمارا قومی مزاج ایسا بن چکا ہے کہ ہم بار بار ٹھوکر کھانے کے باوجود سنبھلنے کو تیار نہیں اور نہ سنبھلنے کیلئے غور کرتے ہیں۔

ہم میں سے بہتوں کا حال یہ ہو چکا ہے کہ محض عارضی فائدے اور وقتی مزے کی خاطر آخرت کی فکر اور خداشناسی کو بالکل تج دیدیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ یہ کیفیت بے اعتنائی اور ہوا و ہوس سے پیدا شدہ مزاج کے باعث ہے اور یقین جانئے! ہوا و ہوس کا مارا انسان اپنے وقتی فائدے کیلئے سب کچھ کر سکتا ہے۔

خود غرضی اور خود پرستی کی حد تک کوئی انسان پہنچ جاتا ہے تو اسلام کی رو سے یہ کیفیت اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ خدا اسے بھلا چکا ہے اور خدا جب کسی کو بھلا دیتا ہے تو انسان خود کو بھی بھلا دیتا ہے، خود کو بھولنے کے بعد انسان اپنے اچھے برے سے بھی ناواقف اور ناآشنا ہو جاتا ہے۔

خدا کرے ہم خود کو پہچان لیں تاکہ خدا کو بھی جان سکیں اور خدا ہمیں اپنے محبوب بندوں میں شامل کر لے خدا کے محبوب بندے دنیا میں کامیاب ہیں اور آخرت میں بھی بامراد۔ (بشکریہ الفاروق کراچی)

بہر غفلت یہ تیری ہستی نہیں... دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں

اولاد کی تربیت کیلئے مفید باتیں

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بچہ ماں باپ کے پاس امانت ہے اور اس کا دل ایک سادہ صاف جوہر ہے جو ہر نقش کو قبول کر سکتا ہے۔ اگر اسے نیکی کی عادت ڈالی جائے گی تو اس کی نشوونما اسی پر ہو گی اور اس کے ماں باپ اور استاد اس کے ثواب میں شریک ہوں گے اور اگر اسے برائی کی عادت ڈالی جائے گی تو اسی پر بڑھتا چلا جائے گا اور اس کا بوجھ اس کے سرپرستوں پر ہو گا تو چاہئے کہ بچے کو برائی سے بچائیں اور ادب و تہذیب اور اچھے اخلاق سکھائیں۔ برے ساتھیوں کے پاس بیٹھنے سے روکیں ناز و نعمت کی عادت نہ ڈالیں اور آرام اور زینت کے اسباب اس کی نظروں میں محبوب نہ بنائیں کیونکہ وہ بڑا ہو کر پھر انہی کی طلب میں اپنی زندگی برباد کرے گا۔

سب سے پہلے جو صفت بچے پر غالب آئے گی وہ کھانے کی خواہش ہے تو چاہئے کہ اسے کھانے کے آداب سکھائے۔ نیز یہ کہ اسے سفید کپڑوں کی ترغیب دلائے اور ریشمی اور رنگین کپڑوں سے پرہیز کرائے۔

وہ کچھ بڑا ہو جائے (ہمارے ملک میں پانچ چھ سال کی عمر) تو اسے مدرسہ میں قرآن و حدیث اور نیک لوگوں کے حالات کی تعلیم میں مشغول کرے تاکہ اس کے دل میں نیک لوگوں کی محبت پیدا ہو۔

جب بچے سے کوئی اچھا کام ظاہر ہو تو اس پر اس کی عزت کی جائے اور جس چیز سے وہ خوش ہو وہ اسے تحفے کے طور پر دی جائے اور لوگوں کے سامنے اس کی تعریف کی جائے پھر اگر کسی وقت اس کے خلاف اس سے کوئی فعل ظاہر ہو تو اس سے چشم پوشی کی جائے اس کے کام کو ظاہر نہ کیا جائے اگر دوبارہ کرے تو اسے پوشیدہ طور پر ملامت کرے اور ڈرائے کہ لوگوں کو میں اس کی اطلاع دے دوں گا۔ زیادہ ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے کہ اس سے ملامت کا سننا بے حقیقت ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ گفتگو کرتے وقت اپنی ہیبت کو برقرار رکھے۔

اسے چلنے پھرنے، حرکت کرنے اور ورزش کی عادت ڈالے تاکہ اس پر سستی غالب نہ ہو اسے ماں باپ کے کمالات یا اپنے کھانے اور لباس پر فخر کرنے سے روکے اور اپنے ساتھیوں سے تواضع سے پیش آنے کی تاکید کرے نیز اس بات سے بھی روکے کہ وہ کسی بچے سے کوئی چیز لے۔ اسے بتائیے کہ لینا کمینگی ہے، بلندی دینے میں اور جود و سخا میں ہے۔

عادت ڈالے کہ وہ صرف جواب میں بولے یہ بھی سمجھائے کہ جب کوئی آدمی گفتگو کرے تو اسے غور سے سنے۔ اپنے سے بڑے کیلئے کھڑا ہو جائے اور اس کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھے۔

بُری گفتگو اور برے لوگوں کی مجلس سے روکے، کیونکہ بچوں کی اصلی حفاظت یہ ہے کہ ان کو برے ساتھیوں سے بچایا جائے۔ تاہم مدرسے سے فارغ ہونے کے بعد اسے مفید کھیل سے نہ روکا جائے کہ تعلیم و تربیت کی تھکاوٹ سے آرام پائے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ راحت پانے والے دل نصیحت قبول کرتے ہیں۔ اگر بچے کی تربیت صحیح ہو گی تو سب باتیں اس کے دل میں اس طرح بیٹھ جائیں گی جیسے پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔

ریاضت و تربیت کی انتہا یہ ہے کہ دل ہمیشہ اللہ کے ساتھ ہو اور یہ غیر اللہ سے خالی ہوئے بغیر ممکن نہیں ہے اور یہ خوبی لمبے مجاہدے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد جیسی نعمت کا صحیح حق تربیت ادا کرنے کی توفیق سے نوازیں آمین

اولاد کی دینی تربیت سے غفلت دُنیا و آخرت میں پریشانی کا ذریعہ ہے

جن کاموں پر لعنت کی گئی ہے

لعنت جس قدر بُری اور نفرت انگیز چیز ہے اسی قدر لعنت بھیجنے اور زبان پر لعنت کے الفاظ لانے پر بھی بہت سختی کے ساتھ پابندی عائد کی گئی ہے کسی مسلمان پر لعنت بھیجنا حرام ہے۔ کافر پر بھی صرف اس صورت میں جب اس کا کفر پر مرنا یقینی ہو۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا نے تو یہاں تک فرمایا کہ شیطان ملعون پر لعنت بھیجنے میں جو وقت ضائع ہوگا وہی وقت ذکر اللہ میں لگاؤ تو دیکھو کتنا نفع میسر ہوگا اور وقت کا بہترین استعمال ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سود دینے والے سود کھانے والے اس کے لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والے سب پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کہی ہے اور وہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ (مسلم مشکوۃ شریف)

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ملعون من عمل عمل قوم لوط (مشکوۃ)

یعنی جو [illegible] لوط (علیہ السلام) کی قوم کے جیسا (انتہائی غلیظ [illegible]) [illegible]ے وہ لعنتی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چور پر لعنت بھیجتا ہے جو انڈے اور رسی جیسی حقیر چیز کی چوری [illegible] گریز نہیں کرتا جس کی پاداش میں اس کا ہاتھ کاٹا جا[illegible]ہے۔ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے سود کھا[illegible] اور [illegible]لانے والے پر اور ان عورتوں پر جو اپنے جسم [illegible] والی (یعنی سوئی کے ناکے سے جسم میں سوراخ کر[illegible] ڈالتی ہیں تا کہ زینت ہو) یا گدوانے والی ہیں اور ایسے ہی تصویر کھینچنے والوں پر لعنت کی ہے۔

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں شراب پر اور اس کے پینے والے پر، پلانے والے پر، اس کے بیچنے والے، خریدنے والے اس کے نچوڑنے والے اسکے اٹھانے والے پر اور اس کے منگوانے والے پر (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر لعنت ہے جو عورت کا سا لباس پہنے اور ایسی عورت پر بھی لعنت ہے جو مرد کا سا لباس پہنے۔ (مشکوۃ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے عرض کیا کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر لعنت کی ہے کہ جو مردوں کے طور اور طریق اختیار کرے۔ (مشکوۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان مردوں پر جو عورتوں کی طرح شکل وصورت بنا کر مخنث (ہیجڑے) بنیں اور لعنت کی ان عورتوں پر جو شکل وصورت میں مردانہ پن اختیار کریں اور مزید ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ (بخاری)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، جس پر آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں زمین اس لعنت کو قبول نہیں کرتی پھر وہ لعنت دائیں بائیں گھومتی ہے جب کہیں اس کو راستہ نہیں ملتا تو جس پر لعنت کی گئی ہے اس کے پاس پہنچتی ہے۔ اگر وہ واقعی لعنت کا مستحق ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ پھر اپنے کہنے والے (لعنت بھیجنے والے) پر ہی پڑ جاتی ہے۔ (معارف القرآن)

توبہ کرنے والا ایسا ہے.... جیسا اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا (حدیث)

معاشرتی زندگی کا ایک تاریک پہلو

مخلوط تقریبات کا سیلاب

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی ایک فکر انگیز تحریر سے انتخاب

شادی بیاہ کی تقریبات میں بے حیائی کے مناظر اب ان گھرانوں میں بھی نظر آنے لگے ہیں جو اپنے آپ کو دیندار کہتے ہیں، جن کے مرد مسجد میں صف اول میں نماز پڑھتے ہیں، ان کے گھرانوں کی شادی بیاہ کی تقریبات میں جا کر دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا جس میں اس بات کا خیال اور تصور نہیں آسکتا تھا کہ شادی بیاہ کی تقریبات میں مردوں اور عورتوں کا مخلوط اجتماع ہوگا، لیکن اب تو مرد و عورت کی مخلوط دعوتوں کا ایک سیلاب ہے اور عورتیں بن سنور کر، سنگھار پٹار کر کے، زیب و زینت سے آراستہ ہو کر ان مخلوط دعوتوں میں شریک ہوتی ہیں۔ نہ پردہ کا کوئی تصور ہے، نہ حیاء کا کوئی خیال ہے۔

اور پھر تقریبات کی ویڈیو فلمیں بن رہی ہیں تاکہ جو کوئی اس تقریب میں شریک نہیں ہو سکا اور اس نظارے سے لطف اندوز نہیں ہو سکا، اس کیلئے اس نظارہ سے لطف اندوز ہونے کیلئے ویڈیو فلم تیار ہے، اس کے ذریعہ وہ اس کا نظارہ کر سکتا ہے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے، لیکن پھر بھی دیندار ہیں، پھر بھی نمازی پرہیز گار ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن کان پر جوں نہیں رینگتی اور ماتھے پر شکن نہیں آتی اور دل میں اس کو ختم کرنے کا کوئی داعیہ پیدا نہیں ہوتا۔ ان حالات میں بتائیے! کیا پھر بھی یہ فتنے نہ آئیں؟ کیا پھر بھی بدامنی اور بے سکونی پیدا نہ ہو؟ اور آج کل جو ہر ایک کی جان و مال و عزت آبرو خطرے میں ہے۔ یہ سب کیوں نہ ہو...... یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے غنیمت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے کہ ایسا قہر ہم پر نازل نہیں ہوتا کہ ہم سب ہلاک ہو جائیں، ورنہ ہمارے اعمال تو سارے ایسے ہیں کہ ایک قہر اور ایک عذاب کے ذریعہ سب کو ہلاک کر دیا جاتا۔

ابھی پانی سر سے نہیں گزرا، اب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا۔ اب بھی اگر گھر کے سربراہ اور گھر کے ذمہ دار اس بات کا تہیہ کر لیں کہ یہ چند کام نہیں کرنے دیں گے، ہمارے گھر میں مرد و عورت کا مخلوط اجتماع نہیں ہوگا، ہمارے گھر میں کوئی تقریب عورتوں کی بے پردگی کے ساتھ نہیں ہوگی، ویڈیو فلم نہیں بنے گی۔ اگر گھر کے بڑے ان باتوں کا تہیہ کر لیں تو اب بھی اس سیلاب پر بند باندھا جا سکتا ہے۔

ہمارے بزرگوں نے بائیکاٹ وغیرہ کے طریقے نہیں سکھائے، لیکن یاد رکھو! ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جہاں انسان کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یا تو ہماری یہ بات مانی جائے: ورنہ اس تقریب میں ہماری شرکت نہیں ہوگی۔

اگر تم پردہ نشین خاتون ہو اور وہ تم کو دعوت میں بلانا چاہتے ہیں تو انہوں نے تمہارے لئے پردہ کا انتظام کیوں نہیں کیا؟ جب انہوں نے تمہارا اتنا خیال نہیں کیا تو پھر تم پر بھی ان کا خیال کرنا واجب نہیں ہے، ان سے صاف صاف کہہ دو کہ ہم ایسی تقریب میں شریک نہیں ہوں گی۔ جب تک کچھ خواتین ڈٹ کر یہ فیصلہ نہیں کریں گی، یقین رکھئے کہ اس وقت تک یہ سیلاب بند نہیں ہوگا۔

جس کے دل میں تمہارے پردے کا احترام نہیں، جس کے دل میں تمہارے پردے کی وقعت اور عظمت نہیں، وہ اگر تمہارا خیال نہیں کرتا تو تم ان کا خیال کیوں لاتی ہو؟ حالانکہ اگر ایک بے پردہ عورت، عورتوں کیلئے علیحدہ انتظام کی ہوئی جگہ میں آکر بیٹھ

اہل ایمان میں برائی پھیلانے والوں کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (قرآن کریم)

جائے اور مردوں کے سامنے نہ آئے تو اس میں اس کا کوئی نقصان اور کوئی خرابی نہیں، لیکن اگر پردہ دار عورت مردوں کے سامنے چلی جائے تو اس پر قیامت گزر جائے گی۔ اگر پردہ کا انتظام نہ ہونے کے باوجود تم صرف اس لئے جاتی ہو تا کہ وہ بُرا نہ مانیں، کہیں ان کو برا نہ لگ جائے۔ تو کبھی تم بھی تو برا مانا کرو کہ ہم اس بات کو برا مانتے ہیں کہ ہمیں ایسی دعوت میں کیوں بلایا جا رہا ہے ہمارے لئے ایسی دعوتیں کیوں کی جاتی ہیں جس میں پردہ کا انتظام نہیں ہے۔ یاد رکھو! جب تک یہ نہیں کروگی، یہ سیلاب نہیں رکے گا۔

جہاں تقریبات میں بظاہر خواتین کا انتظام علیحدہ بھی ہے، مردوں کیلئے علیحدہ شامیانے ہیں اور عورتوں کیلئے علیحدہ لیکن اس میں بھی یہ ہوتا ہے کہ عورتوں والے حصے میں بھی مردوں کا ایک طوفان ہوتا ہے مرد آرہے ہیں، جا رہے ہیں، ہنسی مذاق ہو رہا ہے، دل لگی ہو رہی ہے، فلمیں بن رہی ہیں، یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور بظاہر دیکھنے میں الگ انتظام ہے۔ ایسے موقع پر خواتین کھڑی ہو کر کیوں یہ نہیں کہتیں کہ مرد یہاں کیوں آرہے ہیں؟ ہم پردہ نشین خواتین ہیں، لہٰذا ان مردوں کو باہر نکالا جائے۔

تم اگر پردہ نشین خاتون ہو تو اور چیزوں پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو، اگر تمہاری زیادہ آؤ بھگت نہیں ہوئی تو اس پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو، لیکن جب تمہارے دین پر ڈاکہ ڈالا جائے تو وہاں تمہارے لئے خاموش رہنا جائز نہیں، کھڑے ہو کر بھری تقریب میں کہہ دو کہ یہ چیز ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ جب تک کچھ مرد اور خواتین اس بات کا تہیہ نہیں کرلیں گے اس وقت تک یاد رکھو! حیاء کا تحفظ نہیں ہو سکے گا اور یہ سیلاب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

بہر حال! ہم لوگ جو کم از کم دین کا نام لیتے ہیں، جب تک اس کا عزم اور تہیہ نہیں کریں گے، اس وقت

زندگی میں گناہوں کے اثرات

عارف باللہ حضرۃ ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فسق و فجور میں خاصیت ہے قوت ایمانیہ کو کمزور کرنے کی اسلئے آج فتنوں کے مقابلے کیلئے ہم کو قوت مدافعت حاصل نہیں، ہمارے حالات بدل گئے اور قوت ایمانیہ کمزور ہوگئی اور یہ فسق و فجور کی خاصیت ہے کہ دل کو کمزور اور قوت ایمانیہ کو ضعیف کر دیتی ہے۔ آج مسلمان بزدل بھی اسی لیے ہیں۔ سب سے پہلے خبر لیجئے اس فسق و فجور کو روکنے کی اور اس کیلئے اقدام کیجئے یہ گانا بجانا، ٹیلی ویژن، تصاویر اور مغربی طرز لباس، طرز رہائش، طرز طعام ایک ایک کر کے ان کی اصلاح کیجئے۔ (خطبات عارفی رحمہ اللہ)

تک یہ سیلاب نہیں رکے گا۔ خدا کیلئے اس کا عزم کرلیں، ورنہ پھر اللہ کے عذاب کیلئے تیار رہیں، کسی کے اندر اگر اس عذاب کے سہارنے کی ہمت ہے تو وہ اس کیلئے تیار ہو جائے یا پھر اس بات کا عزم کرلے کہ آئندہ مخلوط تقریبات نہیں ہونے دیں گے۔

ہمارے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ بڑے کام کی بات فرمایا کرتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ ماحول خراب ہے، معاشرہ خراب ہے، ارے تم اپنا ماحول خود بناؤ، تمہارے تعلقات ایسے لوگوں سے ہونے چاہئیں جو ان اصولوں میں تمہارے ہمنوا ہوں۔ جو لوگ ان اصولوں میں تمہارے ہمنوا نہیں، ان کا راستہ الگ ہے اور تمہارا راستہ الگ ہے۔ لہٰذا اپنا ایک ایسا حلقہ احباب تیار کرو جو ایک دوسرے کے ساتھ ان معاملات میں تعاون کیلئے تیار ہوں اور ایسے لوگوں کے ساتھ تعلق گھٹاؤ جو ایسے معاملات میں تمہارے راستے میں رکاوٹ ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خوشی اور غمی کے لمحات میں شریعت کی پاسداری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

اگر عقل سلیم ہے تو ہر بے پردگی باعث شرمندگی ہے

مختصر دلچسپ معلومات

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کتنے تھے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام اور خدمت کی نوعیت یہ ہے کہ گھر کے اکثر کام حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جوتے اور مسواک کی خدمت سرانجام دیتے۔

حضرت عقبہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ سفر میں خچر کے ساتھ رہتے تھے .... حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ آمد و خرچ کا نظام رکھتے۔

حضرت سعد ابوذر غفاری اور ایمن بن عبید رضی اللہ عنہم کے متعلق وضو و استنجے کی خدمت تھی۔ (نشر الطیب)

سوال: اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کون سے ہیں؟

جواب: حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال: موجود تورات کے بارے میں بتائیے؟

جواب: موجودہ تورات اصلی نہیں بلکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تصنیف ہوئی جس سے کچھ مضامین تورات کے بھی بطور یادداشت درج کر کے اس کا نام تورات رکھ دیا گیا۔ قطعی طور پر موجودہ تورات وہ نہیں ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر موجود ہے۔ (لغات القرآن)

سوال: اللہ تعالیٰ کے اسماء کتنے ہیں؟

جواب: علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر میں بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کل چھ ہزار نام ہیں ایک ہزار قرآن پاک میں ہیں۔ ایک ہزار سنت صحیحہ میں، ایک ہزار تورات میں، ایک ہزار زبور میں، ایک ہزار انجیل میں اور ایک ہزار لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن)

سوال: اہل جنت کی عمریں کتنی ہوں گی؟

جواب: جنت میں جانے کے بعد سب کی عمر 33 سال کی ہوگی دوسرا قول یہ ہے کہ عورتیں 17 یا 18 سال کی اور مرد 33 سال کے ہوں گے۔

سوال: ہفتہ کے دنوں کے بارہ میں بتائیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے سات دنوں میں سات انبیاء علیہم السلام کو کرامت بخشی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہفتہ کا دن عطا فرمایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے اتوار کا دن، حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے پیر کا دن، حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے منگل کا دن، حضرت یعقوب علیہ السلام کیلئے بدھ کا دن مکرم بنایا، حضرت آدم علیہ السلام کیلئے جمعرات کا دن اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جمعہ کے دن کو مکرم بنایا اور اس دن سے آپ کو اور آپ کی امت کو زینت بخشی۔ (کتاب السبعات)

سوال: اہل علم کس کی قیادت میں اللہ سے ملاقات کریں گے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ جب علماء اپنے رب کے سامنے حاضر ہوں گے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سب سے آگے ہوں گے۔ (کنز العمال)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک کے زمانہ کو "زمانہ فترت" کہا جاتا ہے۔ اس کا زمانہ کتنا تھا اس بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ پانچ سو انہتر (۵۶۹) سال۔

۲۔ ابو عثمان ہندی کے بقول چھ سو (۶۰۰) سال

۳۔ قتادہ کے مطابق پانچ سو ساٹھ (۵۶۰) سال۔

(حاشیہ جلالین)

جواہراتِ حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ

صحبتِ شیخ

شیخ سفر آخرت کا ساتھی ہوتا ہے راہ دیکھا ہوا ہوتا ہے راستے کے خطرات اور ٹھوکروں کی اطلاع دیتا ہے بلکہ ان سے بچاتا ہے۔ علم بھی بلا صحبت کے بیکار ہوتا ہے۔ صاحب صحبتِ بلا علم کی اصلاح صاحب علم بلا صحبت سے زیادہ ہوتی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم سب عالم نہ تھے مگر ان کی فضیلت محدثین، فقہاء اہل اللہ پر مقدم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکسیر صحبت نے ان کے دل بدل دیئے جاں ستاں جاں نثار بن گئے۔

؎ در افشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا
جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا
جو موتی اہل اللہ کی جوتیوں میں ملتے ہیں
سلاطین کے تخت و تاج میں نہیں ملتے۔

مباح کا حکم

فرمایا: مباحات (یعنی جائز کام) دو حال سے خالی نہیں، یا تو وہ دین کے لئے نافع ہیں جیسے صحت کی حفاظت کی غرض سے چلنا پھرنا، ورزش کرنا، یا نافع نہیں ہیں۔ اگر وہ دین میں نافع ہے تو وہ مامور بہ (اور پسندیدہ) ہے گو واجب نہ ہو مگر جب اچھی نیت سے کیا جائے تو وہ مستحب ضرور ہو جاتا ہے اور اس میں ثواب بھی ملتا ہے اور اگر وہ دین میں نافع نہیں تو فضول ہے اور فضولیات کے ترک کردینے کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے گو ان کو حرام نہ کہا جائے مگر کراہت سے خالی نہیں۔

دو بیویوں والے کیلئے اکسیر نسخہ

ایک صاحب کا خط حضرت کی خدمت میں آیا، لکھا تھا حضرت میری دو بیویاں ہیں آپس میں لڑتی ہیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت میں کیا کروں؟

تحریر فرمایا: خود عدل اور ان کی بے عدلی پر صبر۔ (اصلاح دل)

یورپ کی تقلید میں عزت نہیں

آج کل مسلمان تقلید یورپ میں اپنی عزت سمجھتے ہیں، ان کا لباس، ان کا طرز معاشرت، ان کا طریقہ تمدن و تجارت اختیار کر کے ترقی کرنا چاہتے ہیں میں سچ کہتا ہوں کہ مسلمانوں کی اس میں عزت نہیں ہے۔ کلکتہ میں مولوی عبدالجبار صاحب وائسرائے سے عبا اور چغہ پہن کر اور عمامہ باندھ کر ملے، دوسرے روساء انگریزی لباس میں گئے تھے تو وائسرائے نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب آپ اس لباس میں شہزادہ معلوم ہوتے ہیں یہ لباس بڑی راحت کا ہے اور ہمارا لباس بہت تکلیف دہ ہے مگر ہم اپنی قومی وضع سے مجبور ہیں ہم کو آپ کے لباس پر بہت رشک آتا ہے۔ (مطاہر الاموال)

بُرے خواب سے غمگین نہ ہوں

بُرے خواب سے غمگین نہ ہونا چاہئے، خواب کے اندر یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ کسی بیداری کی حالت کی دلیل تو نہیں؟ اگر حالات بیداری کی دلیل ہو تو واقعی قابل افسوس ہے ورنہ خواب ایسی کوئی شے نہیں۔

اپنی اصلاح کی فکر مقدم رکھیں

فرمایا: بڑی ضرورت اس کی ہے کہ ہر شخص اپنی فکر میں لگے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرے۔ آجکل یہ مرض عام ہوگیا ہے عوام میں بھی خواص میں بھی کہ دوسروں کی تو اصلاح کی فکر ہے اور اپنی خبر نہیں۔ دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت کی بدولت اپنی گٹھڑی اٹھوا دینا کیسی حماقت ہے۔ (اشرفی بکھرے موتی)

اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوش خلقی جنت میں لے جانے والے ہیں

بسلسلہ انوار الرشید

پریشانی کا علاج

مرتبہ: حاجی محمد راشد
ڈیرہ اسماعیل خان

زیر نظر تحریر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے طویل وعظ کی تلخیص ہے۔
مکمل وعظ میں اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ہر پریشانی کا حقیقی حل "گناہوں سے بچنا" ہے۔
گناہوں کو چھوڑے بغیر اللہ کی رضا اور پرسکون زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔

دنیا میں مختلف پریشانیاں ہیں۔ مالی پریشانی، عزت کی پریشانی، جان کی پریشانی، امراض کی پریشانی، اولاد کی پریشانی وغیرہ وغیرہ۔ خواہ کوئی بھی پریشانی ہو، سب پریشانیوں کا علاج ایک مالک کو راضی کر لینا ہے۔

اگر آپ دو کام کر لیں، ایمان ہو اور اعمال صالحہ ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ یقیناً یقیناً پرسکون زندگی عطا فرمائیں گے۔ یہاں ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ اعمال صالحہ کے معنی کیا ہیں؟ اس سلسلہ میں عام لوگوں میں بہت بڑی غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ اعمال صالحہ سے یہ مراد نہیں کہ نفل عبادت زیادہ کریں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گناہوں سے بچنا بڑی عبادت ہے۔

جہنم سے نجات گناہوں کو چھوڑنے پر موقوف ہے۔ کوئی نفل عبادت کتنی زیادہ ہی کر لے جب تک گناہ نہیں چھوڑے گا جہنم سے نہیں بچ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن بہت سی ایسی جماعتیں آئیں گی جن کی نیکیاں بڑے بڑے پہاڑوں جیسی ہوں گی۔ انہیں جہنم میں پھینکنے کا حکم دیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا نمازیوں کو جہنم میں پھینکا جائیگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! وہ نمازیں پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے اور رات میں اٹھ کر عبادت کرتے تھے مگر کوئی گناہ کا موقع آتا تو اس پر فوراً جھپٹ پڑتے تھے۔

خالق و مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور فرائض کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ گناہوں کو بھی یکسر چھوڑ دے۔ اگر نوافل اور تسبیحات کی پابندی کرتا ہے لیکن فرائض کی ادائیگی میں غفلت برتتا ہے یا ہر سال حج کرتا ہے۔ مساکین اور یتامیٰ کی اعانت اور خبر گیری اور مساجد و مدارس کی تعمیر اور ترقی پر بے انتہا دولت خرچ کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ رشوت بھی لیتا ہے، کم تولتا ہے یا ملاوٹ کرتا ہے یا کسی اور طریقہ سے بندوں کے حقوق غصب کرتا ہے اور یہ یقین کئے بیٹھا ہے کہ میں نے ایمان کے بعد عمل صالح کی شرط پوری کر دی تو وہ دھوکہ اور فریب نفس میں مبتلا ہے۔

حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"تیرے دل کے آئینہ میں اس لئے محبت الٰہیہ کا عکس نظر نہیں آتا کہ اس پر گناہوں کا زنگ چڑھا ہوا ہے تو اس سے زنگ صاف کر تو نور معرفت کا ادراک ہوگا"۔

واعظین بھی یہی بتاتے ہیں کہ فلاں تسبیح اور اتنے نوافل پڑھ لیجئے۔ بس اعمال صالحہ پیدا ہو گئے نہ حرام چھوڑنے کی ضرورت نہ گناہوں سے بچنے کی حاجت۔

اسی جہالت کی بنا پر بے شمار بزعم خود نیک اور صالح لوگ غلط قسم کی رسوم میں مبتلا ہیں۔ خوشی اور غمی کے موقع پر بدعات تک کے ارتکاب سے نہیں چوکتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اس پر تنبیہ فرمائی ہے کہ دنیا میں آفات و مصائب ان کی نافرمانی

جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں (حسن بصری رحمہ اللہ)

اور گناہوں کا نتیجہ ہیں۔ گناہوں کو چھوڑ کر اور نافرمانیوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا جائے تو وہ دنیوی راحت وسکون کے تمام اسباب کو موافق بنا دیتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

”خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزا ان کو چکھا دے تا کہ وہ باز آجائیں۔“

دنیا میں آفات و مصائب کے طوفان دیکھ کر اندازہ لگائیے کہ یہ مصائب جبکہ پوری سزا نہیں تو بد اعمالیوں اور گناہوں کی طغیانی کس حد تک ہوگی اور ان کی پوری سزا کا کیا عالم ہوگا؟

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ

اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے کاموں سے اور بہت سے تو وہ درگزر کر دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہ پریشانی سے نجات کیلئے وہی کافی ہو جائے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا

”اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا۔

قرآنی آیات میں مصائب وآفات سے نجات کا طریقہ اور پریشانیوں کا علاج گناہوں سے توبہ واستغفار اور تقویٰ بیان فرمایا ہے۔ تقویٰ نفل عبادت یا اوراد وظائف کو نہیں کہتے بلکہ اس کے معنی ہیں گناہوں سے بچنا۔

عبادت کی لذت

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی قدس سرہٗ نے ایک مرتبہ فرمایا انسان کے اس نفس کو لذت اور مزہ چاہئے۔ اس کی خوراک لذت اور مزہ ہے، لیکن لذت اور مزہ کی کوئی خاص شکل اس کو مطلوب نہیں کہ فلاں قسم کا مزہ چاہئے اور فلاں قسم کا نہیں چاہئے۔ بس اس کو تو مزہ چاہئے۔ اب تم نے اس کو خراب قسم کے مزے کا عادی بنا دیا ہے۔ خراب قسم کی لذتوں کا عادی بنا دیا ہے، ایک مرتبہ اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کی لذت سے آشنا کر دو.... اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کی لذت سے آشنا کر دو.... پھر یہ نفس اسی میں لذت اور مزہ لینے لگے گا۔

صحیح بخاری میں ایک مشہور تابعی حضرت علاء بن زیاد رحمہ اللہ کے بارے میں ہے کہ وہ لوگوں کو جہنم سے بہت ڈراتے تھے۔ اس سے بچنے کیلئے بہت تاکید فرماتے تھے۔ کسی نے کہا آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کیوں کرتے ہو؟ تو فرمایا کہ تمہارا ذہن یہی بن گیا ہے کہ تم گناہ بھی کرتے رہو اور تمہیں جنت کی بشارتیں بھی ملتی رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ جب اُس وقت میں لوگوں کے ذہن یہ بن گئے تھے تو آج تو پھر کیا ہی کہنا؟

آج تو سب یہی کہتے ہیں کہ اتنی بار کلمہ سوئم پڑھ لیجئے۔ کلمہ چہارم پڑھ لیجئے تو سیدھے جنت چلے جائیں گے۔ فضائل سے متعلق احادیث کا مطلب حضرات محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ سے دریافت کیجئے۔ یہ اگر ایسی بات ہے کہ سورہ اخلاص پڑھنے ہی سے سب کچھ مل جائے تو سارے احکام یونہی بیکار جائیں گے۔ خوب سمجھ لیں کہ پُرسکون زندگی گناہوں کو چھوڑنے اور توبہ واستغفار کرنے سے ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نافرمانیوں سے محفوظ فرمائے آمین۔

اصلاح کا آسان طریقہ

از عارف باللہ حضرت
ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کا معاملہ عجیب ہے

آج اپنی خامیوں پر نظر ڈال لو اور ارادہ کر لو اصلاح کا' بنا لو فہرست کن کن کوتاہیوں میں مبتلا ہو' عبادت' معاملات' معاشرت و اخلاق سب میں کوتاہیوں کا جائزہ لے لو' اب دیکھو کن چیزوں کو چھوڑ سکتے ہو اور کن چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتے جس کے سامنے جواب دہ ہو بس انہیں کے سامنے تنہائی میں کہہ لو کہ اے اللہ! وضع قطع میں تغیر پیدا کرنا محال نظر آتا ہے اگرچہ میں یہ وضع پسند نہیں کرتا مگر خراب ماحول میں پرورش پائی ہے ایک عمر بسر کر چکا' بگڑ گیا' آپ بگڑی ہوئی استعداد کو بدل دیں' آپ کیلئے یہ آسان میرے لئے یہ محال نظر آتا ہے۔ تنہائی میں تہجد کے وقت اللہ میاں سے باتیں کر لیں اور کسی مخصوص وقت اور تنہائی کی بھی ضرورت نہیں' کوئی وقت ہو' تخلیہ تو اسی وقت ہی ہو جاتا ہے جب تم ان سے باتیں شروع کرو۔

اللہ تعالیٰ خود پسند فرماتے ہیں کہ یہ بدحواس پراگندہ بندے کچھ دیر تو ہماری طرف متوجہ ہو جائیں' دن میں رات میں جس وقت چاہیں بات کریں ہمارے سامنے اقرار تو کر لیں اپنے عجز کا' کس چیز کو تاہی سمجھتے ہو وضع قطع میں تغیر تمہارے لئے ناممکن سہی مگر یہ تو ممکن ہے کہ دو باتیں دو منٹ کیلئے اللہ تعالیٰ سے کر لیا کرو' کسی وقت ان سے یہ کہہ لیا کرو اے اللہ! میں عاجز ہوں' ناتواں ہوں' نالائق ہوں' کچھ کرتے بن نہیں پڑتا' آپ ہی اپنا فضل فرماویں یہ تو کہہ لیا کرو کیا اتنا بھی نہ کر سکو گے؟ اتنا تو اختیار رکھتے ہو کہ زبان سے کہہ لو' دیکھو پھر تغیر ہوتا ہے یا نہیں' یہ نسخہ اکسیر ہمارے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا بتایا ہوا ہے۔ دربار میں معروض پیش کرنے والا کبھی نامراد نہیں ہو سکتا' ذرا طلب ظاہر کر کے مانگنے پر اتر تو آؤ' پیش تو کرو کچھ' کیا کہنا ہے کام تو یونہی بنے گا عاجز و درماندہ ہو کر سامنے آ جاؤ' اے اللہ! کوئی میری مدد نہیں کر سکتا سوائے آپ کے' آپ کی قدرت و جلال کے سامنے میں کیا سارا عالم عاجز ہے۔ اے اللہ! میرا یہ حال ہے کہ اہل و عیال میرے دوست احباب میرے دل میرا نفس میرا اور اپنا ہوتے ہوئے پھر بھی یہ سب مجھ سے بیگانے' کوئی بھی اپنے کہنے میں نہیں کوئی اپنا ہم نوا نہیں' تمام عالم تعلقات رکھتے ہوئے بھی تنہا ہوں' حیران و پریشان عاجز و درماندہ میرا کسی چیز پر قابو نہیں' آپ ہی اس ضعیف کی دستگیری فرمائیں' بس طلب ظاہر کرو' راستہ تو عرض معروض ہی سے کھلے گا الحاح وزاری کرو' اپنا حال کہتے رہو' پھر زندگی میں انقلاب آتا ہے یا نہیں مگر ہم میں یہ فہم ہی نہیں' یہ طلب ہی نہیں' طلب نہ ہونے پر فرماتے ہیں "اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ"

کیا ہم ہدایت کو تم پر چپکا دیں اور تم اس کو ناپسند کرتے رہو اس لئے خود بھی تو کچھ اپنی طلب ظاہر کرو یوں تو بغیر تمہاری طلب کے اور بغیر کسی استحقاق کے انہوں نے ہزاروں نعمتیں تم کو دے رکھی ہیں' بغیر طلب کے کہیں کچھ ملا ہے کسی کو؟

جب مانگو گے نہیں تو کوئی دے کیسے دے گا؟ تم کو اپنے عجز اور اپنے عاجز نواز پر نظر ہونا چاہئے۔ بس اسی طرح اپنی ایک ایک کوتاہی اور قصور کو بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے رہو اور مناجات کرتے رہو اور اپنی کوتاہیوں کے تدارک کی طرف متوجہ رہو اور ان کو ترک کرنے کا اہتمام کرتے رہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے۔

(خطبات عارفی)

اُستاد کے حُقوق وآداب

مرسلہ: مولانا عمر فاروق
رشید آباد ملتان

اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انسان کا سب سے بڑا محسن ومربی استاد ہے، استاد کا احسان ماں باپ سے بھی زیادہ ہے، اس لئے کہ حیات دو طرح کی ہے ایک ظاہری ودنیوی حیات اور دوسری باطنی واخروی حیات۔ والدین انسان کی ظاہری حیات کا سبب ہیں لیکن استاد کی ذات ہی ہے جو انسان کی باطنی حیات کا ذریعہ ہے جس پر آخرت کی نہ ختم ہونے والی زندگی کا دارومدار ہے۔ اسی لئے شریعت مطہرہ نے استاد کا مرتبہ بہت بلند فرمایا ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

استاد کی ذات انسان کیلئے بڑی نعمت ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انسان کو دنیا وآخرت میں بلند مراتب سے نوازتے ہیں، اسلئے لازم ہے کہ ایسے محسن کے حقوق وآداب کا خاص خیال رکھا جائے۔

آیئے! وہ چند اہم حقوق وآداب جو قرآن وحدیث اور علماء واکابرین سے منقول ہیں کو دیکھتے ہیں۔

① - طالب علم کو چاہیے کہ استاد اور بڑوں کے سامنے ادب سے رہے، نہ ہنسے نہ زیادہ بولے نہ ادھر ادھر تاکے۔ ایسا رہے جیسے وہ شخص رہتا ہے جس کے سر پر پرندہ بیٹھا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایسے ہی رہتے تھے۔ اگر استاد سے یا بڑوں سے کوئی بات خلاف مزاج پیش آجائے تو یہ سمجھ کر کہ ان سے مجھے دینی نفع بہت ہوا ہے معاف کر کے دل صاف رکھے بلکہ ان کے متعلقین سے بھی اگر کوئی ایسی بات پیش آجائے تو درگزر کردے۔

② - بچپن کے استاد کو اپنے بڑے ہو جانے کے بعد بھی استاد سمجھنا چاہیے۔ ان کا ادب لحاظ خدمت بہت کرنی چاہیے، بڑے استاد سے بھی ان کا زیادہ ادب کرنا چاہیے۔

③ - استاد بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر وعظمت لازم ہے۔

④ - استاد بہت بڑا سخی ہے اسکا حق ادا کرنا ضروری ہے۔

⑤ - ہر حال میں استاد کے ادب کو ملحوظ خاطر رکھے اور یہ اپنے اوپر لازم سمجھے۔

⑥ - اگر استاد سے کوئی مسئلہ معلوم کرنا ہو اور وہ وقت ان کے آرام کا ہو تو انتظار کرو یہاں تک کہ استاد خود آجائے۔

⑦ - استاد کے سامنے زیادہ بولنے کے بجائے اس کی بات کو توجہ سے سنے ان کے سامنے زیادہ بولنا بے ادبی ہے۔ کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو ادب کے ساتھ دریافت کرلو۔

⑧ - تکمیل علم (فارغ ہونے) کے بعد بھی اساتذہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرو، بے وفائی اختیار نہ کرو، کبھی یہ بے وفائی علم کی بے برکتی کا سبب بن جاتی ہے۔

⑨ - استاد بہت بڑا محسن ہے، لہٰذا اس کے احسانات کا بدلہ ضروری ہے اور اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ استاد کے لئے دُعا کرو۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ ہمیشہ اپنے اساتذہ کیلئے دعاء مغفرت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے میں نے جب بھی کوئی نفل یا فرض نماز پڑھی تو اپنے اساتذہ کیلئے ضرور دُعا کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام حقوق وآداب کا خیال رکھنے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین

تحریر: ابن صدیق
راولپنڈی

پانچ انسانی گروہ

اندھیرے اجالے اور حق و باطل کا مقابلہ تو شروع سے چلا آ رہا ہے۔ جس میں حق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب ہوا ہے۔ قبل قیامت جو بڑا موقع اس قسم کا پیش آنے والا ہے، ایسا لگتا ہے اس کے اعتبار سے انسان چند اقسام میں تقسیم ہو جائیں گے۔

قسم اول اہل کفر کے وہ لوگ ہیں جو باطل کو ہی حق اور سچ بنا کر پیش کرنے اور حق کو دنیا سے ختم کرنے کا نظام مرتب کرنے اور چلانے والے ہیں۔ یہود پیش پیش اور نصاریٰ ان کے کیمپ فالوئر ہو سکتے ہیں، خاص طور سے ان کے حکمران طبقات، بینکرز، انوسٹرز وغیرہ۔ ہو سکتا ہے کوئی قسمت کا مارا عیش مستی کا دلدادہ مسلمان بھی اس گروہ کے چرنوں میں جا گرے۔

دوسری قسم اس دجل فریب کا ساتھ دینے والے گروہ کفر۔ یہ اکثریت نظام کفر میں بالارادہ مگر بھیڑ بکریوں کی طرح چلتی جائے گی۔ مغرب کی عام آبادی اس درجہ میں نظر آتی ہے۔ دیگر اقوام کفر بھی غالباً انہی میں شامل ہوں گے۔ ہو سکتا ہے اس گمراہ اکثریت میں عیش مست مسلمان گروہ بھی جا شامل ہو۔

تیسری قسم ان [illegible] گروہ جو زمانے کی ہوا کے ساتھ چلا کرتا ہے۔ یہ جاہل یا غافل مست قوم ہے، جو ہوتا ہے ہوتا رہے ہمیں کیا۔ یا پھر عدم دلچسپی یا کم فہمی سے وہ حق اور باطل کے مابین تمیز نہیں کر پاتے۔

اس میں کرہ ارضی کی باقی ماندہ مشرک اقوام اور بے عمل مسلمان زیادہ تعداد میں شامل ہو سکتے ہیں جو اپنے گناہوں سے سمجھوتہ کر چکے ہیں اور اب انہیں چھوڑنے کو تیار نہیں۔ سود، رشوت، ملاوٹ، [illegible] جھوٹ اور بدعات وغیرہ سے نکلنے کو تیار نہیں۔ یہ جس قدر اہل باطل کی جنگوں سے بیزار ہیں اس سے زیادہ اہل حق سے جو حق کو غالب کرنے کی جدوجہد کریں ان سے بری اور بیزار ہیں۔ یہ بھی گویا نظام کفر کی خاموش حمایتی پارٹی ہے۔ توبہ کے بغیر ان حضرات کی نجات کا کوئی چانس معلوم نہیں ہوتا۔

چوتھی قسم کے لوگ وہ ہیں جو سچ اور حق کو غالب دیکھنا چاہتے ہیں مگر اس کے لئے عملی جدوجہد سے اپنی کمزوریوں معذوریوں، کم ہمتی، عدم وسائل، یا کسی قسم کے ضعف کی وجہ سے قاصر ہیں۔ حق کی کامیابی کے دل و جان سے متمنی ہیں۔ ان کے اندر اہل کفر میں سے کوئی نہیں، سب کلمہ گو ہیں۔ یہ عام درجے کے گناہگار مسلمان ہیں۔

پانچویں اور آخری قسم ان مسلمانوں کی ہے جو ہر حال حق کو غالب دیکھنا، کرنا چاہتے ہیں۔ یہی ہر کار خیر میں آگے ہوں گے اور ہر کوشش محنت کو منظم کریں گے، نہ خود گناہ کریں گے خواہ مخواہ نہ دوسروں کو کرنے دیں گے، گناہ کے نظام کو مٹا کر نیکی کا نظام مرتب کریں گے۔ حق تعالیٰ کی مدد اس جماعت کے ساتھ ہوگی۔

ان خوش نصیبوں نے تو اللہ کریم کی رحمت کو پا لیا، امید ہے افضل الشہداء سے ہوں گے، نہ ان کے لیے عدالت کی پیشی ہے نہ حساب نہ کتاب۔ مگر جن کو اللہ کریم نے محفوظ رکھا آخر تک کو کہ وہ جدوجہد میں پورا پورا لگے ہے اور بعض منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی، ان میں سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ عالمی قیادت کو چن کر اٹھائے۔ اب آپ کن میں سے ہیں؟ عشاق البتہ سب سے آگے بڑھ گئے گو کہ ایمان واحتساب والے بھی کم نہیں ان شاء اللہ گناہ سے بچنا اور بچانا ہمارا کام ہے دوستو! اللہ کے فضل سے اس میں لگے رہیں گے، سب مسلمان ان شاء اللہ۔

مصیبتوں کو چھپاؤ کہ قرب حق نصیب ہوگا۔ (شیخ جیلانی رحمہ اللہ)

سعادت مندی کے نقوش

لوگ انسان کے لیے آئینہ ہیں۔ اگر وہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے گا تو لوگ بھی اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں گے جس سے وہ سکون واطمینان میں رہے گا۔ وہ اپنے اِردگرد کے لوگوں کو اپنا دوست سمجھے گا۔ اگر انسان بداخلاقی سے پیش آتا ہے تو لوگ بھی اس کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ ایک اُصول ہے کہ جو لوگوں کا احترام نہیں کرتا لوگ بھی اس کا احترام نہیں کرتے۔

اچھے اخلاق والا ہمیشہ سکون واطمینان میں رہتا ہے اور اعصابی ونفسیاتی کمزوری اور دردناک حالات سے محفوظ رہتا ہے۔ علاوہ ازیں حسن اخلاق اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جس کی ہمیں اسلام نے ترغیب دی ہے۔

حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اچھے اخلاق والا ہو اور تواضع سے پیش آئے اور وہ جس کو لوگوں سے اُلفت ہو اور لوگوں کو اس سے اُلفت ہو اور میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو چغل خور اور لوگوں میں جدائی پیدا کرے اور جو شریف لوگوں کے پیچھے ان کے عیب تلاش کرتا ہے۔"

ایک امریکی نفسیاتی معالج پروفیسر [illegible] کا کہنا ہے کہ سعادت کی زندگی ایک فن ہے جس کے 10 اصول یہ ہیں:

1...... آپ وہ کام کریں جو آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہوں اور اگر ایسا کام میسر نہ ہو تو وہ کام کریں جو آپ اپنی فراغت میں کرتے ہیں۔

2...... صحت کی نگہداشت سعادت کی روح ہے۔ صحت کا خیال یہ ہے کہ کھانے پینے سے پہلے محنت ومشقت اور بری عادات سے دور رہیں۔

3...... آپ کی زندگی کا ایک عالیشان مقصد ہونا چاہیے جس سے آپ میں ہمت وچستی بڑھتی رہے گی۔

4...... انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کو قبول کرلے چاہے وہ خوشی کی ہو یا پریشانی کی۔

5...... انسان اپنے موجودہ وقت کی حدود میں رہے نہ گزرے ہوئے وقت پر افسوس کرے اور نہ آنے والے حالات سے ڈرے۔

6...... انسان کو چاہیے کہ کسی کام میں پختہ ارادہ کو پورا کرنے میں سوچتا رہے اور اس کام کے ارادوں کے انجام پر دوسروں کی ملامت نہ کرے۔

7...... انسان کو چاہیے کہ وہ دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے طبقے پر نظر رکھے۔

8...... انسان کو چاہیے کہ وہ ہشاش بشاش رہنے کی عادت اپنائے اور اُمید دلانے والے لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

9...... اگر انسان لوگوں کو سعادت پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اسے سعادت کی خوشبو پہنچ جائے گی۔

10...... ہنسی خوشی کے مواقع غنیمت ہیں اور سعادت کے مراکز ہیں۔

اگر آپ سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو آپ اس سے سبق حاصل کیجئے پھر اس سے عبرت حاصل کرنے کے بعد توبہ کیجئے اور اس گناہ کو بھول جائیے۔ سعادت کو حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کیجئے اس سے آپ کو تجربہ اور پھر حقیقی خوشی نصیب ہوگی۔

مصیبت کا نازل ہونا ہلاکت کیلئے نہیں.... بلکہ امتحان کیلئے ہوتا ہے

شوہر کا دل جیتنے کا طریقہ

مرسلہ: اُم عبداللہ
ملتان

عرب کہتے ہیں کہ خوبصورت بیوی وہ ہوتی ہے کہ جس کو جتنی بار دیکھو اور جس زاویہ سے دیکھو، جس حالت میں دیکھو تمہاری نظروں میں اس کا حُسن بڑھتا ہی چلا جائے۔ اس کو فقر کے حال میں دیکھیں یا امیری میں دیکھیں دونوں حالتوں میں اس کے ہونٹوں پر تبسم کے موتی بکھرے ہوئے ہوتے ہیں جو پریشانی اور خوشی دونوں حالتوں میں اپنے شوہر کو تسلی اور تشفی دیتی رہتی ہو۔ بچوں کا رونا اور ان کا تنگ کرنا شوہر کا سفر پر جانا اور خود اپنے بیمار ہو جانے یا کسی بھی مصیبت کے آجانے پر ان سب حالات میں اس کو دیکھیں تو اس کے چہرہ کے رنگ میں کوئی فرق نہیں آتا وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہ کر شکر ہی کرتی رہتی ہے۔

خوبصورت ہونے کا سب سے بڑا سبب شوہر کی فرمانبرداری اور اطاعت ہے جو بیوی کی فطرت میں شامل ہونی چاہیے، کیونکہ شوہر ہی ہے جو اس کیلئے دن رات ایک کرتا ہے لگاتار محنت کرتا ہے لہٰذا بھلائی کے کاموں میں اس کی اطاعت اور تابعداری فرض ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو اپنے شوہروں کے بارے میں سخت تاکیدی لہجہ میں نصیحت فرماتی تھیں کہ "اے عورتوں کی جماعت! اگر تم جان لیتیں کہ تم پر تمہارے شوہروں کے کیا حقوق ہیں تو تم ان کے قدموں کے غبار کو اپنے چہروں کے رخساروں سے صاف کرتیں" (ابن حبان)

اطاعت محبت کو کھینچتی ہے عورت محبت کا سرچشمہ ہے اور جب گھر پیار اور محبت میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے تو عورت کا دامن بھی خوشیوں سے بھر جاتا ہے اور دونوں کو اطاعت سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ عورت ذات ہی ایسی پاکیزہ ذات ہے جو خاندان کو نور و برکت اور سعادت سے ہمکنار کرتی ہے۔ عورت کی خوبصورتی اس کی اطاعت فرمانبرداری نرمی اور شائستگی سے ہی بڑھتی ہے کیونکہ عورت اپنی تمام تر فتنہ سامانی اور عشق و ناز کے تیروں سے لیس ہونے کے باوجود بھی مرد کی قد آور شخصیت کے آگے بے بس ہے، اس کا ضعف ظاہر ہے بالآخر جلد ہی مجبور ہو کر اسے مرد کی تابعداری اور اطاعت کیلئے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے لہٰذا آداب و اخلاق سے مزین ہو کر اور ہر قسم کی نافرمانی سے گریز کر کے ہی عورت اپنا مقام بناتی ہے۔ جب تک بیوی مرد کی ہاں میں ہاں ملانے والی نہ ہوگی مرد اس کے حسن کے جلوؤں سے متاثر اور ناز و انداز کے تیروں سے گھائل نہیں ہو سکتا۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ دو طرح کے آدمیوں کی نماز ان کے سر کے اوپر تجاوز نہیں کرتی ایک وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو، یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ اور ایک وہ بیوی جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، یہاں تک کہ وہ فرمانبردار نہ بن جائے (الطبرانی)

لہٰذا بیوی کو چاہئے کہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ شوہر کی نگاہ میں حقیقی خوبصورتی صرف اور صرف اطاعت ہے اس لئے شوہر کی خوب اطاعت کی جائے کہ وہ اسی کے ذریعے سب سے زیادہ حسین و جمیل اور خوبصورت بیوی بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مومنات و مسلمات کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

اسلامی تاریخ سے ایک صفحہ

ابن مبارک رحمہ اللہ کا استقبال

ایک بار عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ رقہ آئے لوگوں کو علم ہوا تو پورا شہر استقبال کے لیے ٹوٹ پڑا۔ ہارون رشید کی ایک لونڈی محل سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے اسے بتایا کہ خراسان کے ایک عالم عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ یہاں آئے ہیں انہی کے استقبال کے لیے یہ مجمع اُمڈ آیا ہے اس نے بے ساختہ کہا کہ: "حقیقت میں خلیفۂ وقت یہ ہیں، ہارون نہیں، اس لیے کہ اس کے گرد کوئی مجمع بغیر پولیس، فوج اور اعوان وانصار اکٹھا نہیں ہوتا۔" (سیر صحابہ)

حضرت فضل علی قریشی نقشبندی رحمہ اللہ

حدیث شریف میں ہے کہ ہمیشہ باوضو رہنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔
سلسلہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ حضرت فضل علی قریشی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زمین تھی.... اس میں خود ہل چلاتے تھے پھر وہ گندم گھر آتی تو رات کو عشاء کے بعد میاں بیوی اسے پیسا کرتے اور اس آٹے سے بنی ہوئی روٹی خانقاہ میں مریدوں کو کھلائی جاتی تھی.... حضرت کی عادت تھی کہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے.... گھر والوں کی بھی یہی عادت تھی۔ ایک دن حضرت نے کھانا پکوایا اور خانقاہ میں لے آئے.. اللہ اللہ سیکھنے والے سالکین آئے ہوئے تھے حضرت نے کھانا ان کے سامنے رکھا.... جب وہ کھانے لگے.... آپ نے انہیں فرمایا "فقیرو (حضرت قریشی مریدوں کو فقیر کہتے تھے) تمہارے سامنے جو روٹی پڑی ہے اس کے لیے ہل چلایا گیا تو وضو کے ساتھ.... پھر بیج ڈالا گیا تو وضو کیساتھ.... پھر اس کو پانی دیا گیا تو وضو کے ساتھ.... پھر اس کو کاٹا گیا تو وضو کے ساتھ.... پھر گندم کو بھوسے سے الگ کیا گیا تو وضو کے ساتھ.... پھر گندم کو پیسا گیا تو وضو کے ساتھ.... پھر آٹا گوندھا گیا تو وضو کے ساتھ.... پھر روٹی پکائی گئی تو وضو کیساتھ.... پھر آپ کے سامنے کھانا لاکر رکھا گیا تو وضو کے ساتھ.... کاش کہ تم سب بھی وضو کیساتھ اسے کھالیتے....

ابن سینا رحمہ اللہ

ابن سینا اعلیٰ پائے کا مدبر اور ماہر فن ہی نہیں تھا، بلکہ عمدہ اخلاق وعادات رکھتا تھا، اسلامی شریعت کا پابند تھا، حرص طمع سے آزاد اور قناعت پسند تھا، اس کا اظہار اس کے وصیت نامے سے ہوتا ہے۔
جو انہوں نے اپنے ایک دوست کے نام لکھا ہے اے میرے عزیز دوست! یہ میری وصیت ہے اسے یاد رکھو! تم کو اول وآخر اپنے ذہن وخیال میں اللہ جل شانہ کو ہی رکھنا چاہئے اور اسی کے دیدار کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگانا چاہئے، نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے نہایت ادب سے کھڑے رہنا چاہیے۔ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ سب سے بہتر حرکت نماز ہے اور سب سے زیادہ سکون اور اطمینان بخشنے والا عمل روزہ ہے سب سے زیادہ فائدہ بخش نیکی صدقہ ہے اور سب سے زیادہ رائیگاں کوشش ریا کاری ہے۔
اے دوست یاد رکھو! بحث ومباحثہ میں مشغول رہنے سے نفس کا زنگ دور نہیں ہوسکتا، بہترین عمل وہ ہے جو خلوص نیت سے کیا جائے اور بہترین نیت وہ ہے جو صحیح علم سے پیدا ہو۔
غذا صاف، سادہ اور صرف اتنی ہونی چاہئے کہ زندگی باقی رہے اور طبیعت کی اصلاح ہو، قواعد شرعیہ کی پابندی میں ذرا خلل نہ آنے پائے، جسمانی عبادت کا ہمیشہ پابند رہنا چاہئے۔

ہر مسلمان کیلئے دعوت و تبلیغ کے پُر حکمت واقعات اور نصیحتیں جن کے مطالعہ اور عمل کے ذریعے تبلیغ میں حیرت انگیز اثر پیدا کیا جا سکتا ہے

حکمت و نصیحت کے حیرت انگیز واقعات

حکمت و نصیحت انسانیت کی وہ قیمتی متاع ہے جس سے کوئی انسان مستغنی نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص اہل اسلام کو تو علم و حکمت کی تعلیم پر دنیاوی سرفرازی اور آخرت میں رفع درجات کی بشارت دی گئی ہے اس لئے ہر مسلمان خواہ وہ عمر کے کسی بھی حصہ میں ہو خود کو علم و حکمت اور نصیحت کا محتاج سمجھ کر اپنے علم و عمل کو جلا بخشتا رہتا ہے۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ عوام و خواص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ ''حق بات' حق طریقے اور حق نیت سے کی جائے تو کبھی نزاع کا سبب نہیں بنتی''۔ ان تینوں عناصر میں سے کسی ایک کے نہ ہونے سے ہی تنازعات کا باب کھلتا ہے۔

یہ کتاب حکمت و نصیحت کی اچھی باتوں پر مشتمل ایک سدا بہار انسائیکلوپیڈیا ہے جو ہر مسلمان کیلئے عظیم نعمت ہے' جس کا مطالعہ بتاتا ہے کہ ہمارے اسلاف دین کی ترویج و اشاعت اور دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں کس قدر باریک بینی سے حکمت و بصیرت کو بروئے کار لاتے تھے اور دل سے نکلی ہوئی بات براہ راست دل پر اثر کرتی تھی اور سننے والوں کیلئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنتی تھی۔

آج کے پُر فتن دور میں ہم مسلمان زندگی کے ہر شعبہ میں انحطاط کا شکار ہیں ان حالات میں ہم سب مسلمان باہمی معاملات سے لے کر دین کی عالمی دعوت و تبلیغ تک ہر میدان میں ہر وقت حکمت اور اسلاف و اکابر کی نصائح کے محتاج ہیں' جو ہمارے لیے انسانی زیور کی طرح ہے ان دونوں چیزوں سے مزین ہو کر ہم نفس و شیطان سے محفوظ بھی رہ سکتے ہیں اور دوسروں تک اسلام کی برکات بھی منتقل کر سکتے ہیں۔

پُر حکمت واقعات کے علاوہ عہد رسالت سے دور حاضر تک کے اسلاف اکابر اور صلحائے امت کے وہ گراں قدر اقوال بھی دیئے گئے ہیں جو نصیحت کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہیں اور ہمارے لئے ہر دور میں مینارہ نور ہیں۔

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اس لئے فکر کیجئے

نماز کا ذوق وشوق، احکام مسائل اور آداب سکھانے والی جامع کتاب

آئیے! نماز سیکھئے

یہ جدید کتاب نماز کے احکام وآداب... مسنون طریقہ... توجہ طلب امور میں کوتاہیوں کی نشاندہی... نماز کی ضرورت واہمیت... باجماعت نماز ادا کرنے کی ترغیب... مسجد کے احکام وآداب... مسجد میں حاضری کا مسنون طریقہ... خواتین وحضرات کیلئے نماز ادا کرنے کا مکمل مسنون طریقہ.... مساجد کی آبادکاری کیلئے دستور العمل.... امام ومقتدی حضرات کیلئے لائحہ عمل.... جمعۃ المبارک کی فضیلت.... احکام وآداب.... سنت کے مطابق جمعۃ المبارک کا دن گزارنے کا طریقہ.... نماز کیلئے خشوع وخضوع کی ضرورت واہمیت اور اس کے حصول کا طریقہ کار... تہجد اور دیگر نوافل... جیسے بیسیوں عنوانات پر مشتمل اپنے موضوع پر واحد مجموعہ ہے جو اکابر کی مستند تحریرات وکتب اور فتاویٰ جات سے آراستہ کیا گیا ہے۔

ہماری دین سے لاپرواہی کا نتیجہ ہے کہ دین کے وہ بنیادی مسائل جن کا علم بچپن ہی میں گھر کے دینی ماحول کی وجہ سے حاصل ہوجایا کرتا تھا آج عمر کا ایک طویل حصہ گزرنے کے بعد بھی ان سے غفلت عام ہے۔ "آئیے نماز سیکھئے" کتاب جہاں خواتین وحضرات کو اپنی نمازوں کی تکمیل وترقی کا درس دیتی ہے وہاں نماز سے غافل امت مسلمہ کی اکثریت کو نماز کی اہمیت اور اس کے دینی ودنیاوی فوائد وبرکات انعام وثمرات اور درجات کی جھلک دکھا کر اسے رب العالمین کے حضور سربسجود ہونے کی ترغیب دلاتی ہے۔

یہ کتاب نمازی حضرات کو قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور لطف وعنایت کا مژدہ سناتی ہے تو نماز سے غافل خواتین وحضرات کو نماز چھوڑنے پر دنیا وآخرت کی رسوائی بتاتی ہے۔

الغرض نماز کے احکام وآداب اور اس کی قبولیت کی شرائط واوصاف سے مزین ایک ایسی جامع کتاب جو بچوں سے لے کر ہر عمر کے افراد کیلئے مفید اور اسلاف کے ایمان افروز واقعات کی بنا پر دلچسپ مجموعہ ہے۔

صرف فون کیجئے اور گھر بیٹھے رعایتی قیمت پر کتابیں حاصل کیجئے... تقسیم اور ایصال ثواب کیلئے خصوصی رعایت

0322-6180738, 061-4540513, 4519240

قربانی ایک عظیم عبادت

قربانی کی روح

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قربانی کی غرض وغایت اللہ تعالیٰ کے نام جان پر فدا کرنا ہے کیونکہ قربانی کی روح نذر ہے اسلئے اس میں رقم ضائع کرنے کا شبہ نہیں ہوتا ہے جنہوں نے قربانی کی غرض گوشت کھانا سمجھا حالانکہ اس کی اصل روح نذر الی اللہ ہے۔ قربانی کی روح اور حقیقت فناء نفس ہے جس کے معنی نفس کی مخالفت کرنا ہے۔ قربانی کے جانور کیلئے رقم خرچ کرنا مالی عبادت ہے۔ دیگر اخراجات میں جب تک مال اپنی ملک سے علیحدہ نہ کرو ثواب نہیں ملتا۔ یہ عجیب عمل ہے کہ شے بھی پاس موجود رہے اور پھر عبادت بھی بن جائے۔ قربانی کا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے اس لئے اس میں بے شمار سہولیات رکھی گئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قربانی کی گنجائش رکھے اور قربانی نہ کرے سو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے''۔ قربانی کا یہ عظیم عمل ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ ہم زندگی کے ہر لمحہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور احکام کے سامنے سر تسلیم خم کردیں اور اپنی خواہشات ومرضیات کو فنا کرکے ہر لمحہ قربانی کے درس کو یاد رکھیں۔

ایک اہم مسئلہ: گھر کا ہر فرد مرد وعورت جو صاحب نصاب ہو یعنی اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی ہو جس کی موجودہ مالیت تقریباً 33600/- روپے بنتی ہے (مزید تحقیق کرلیں) تو اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔

نوٹ: قربانی جیسی اہم سالانہ عبادت علماء ومفتیانِ کرام سے مسائل معلوم کرکے ادا کی جائے۔ 0300-6321920

خطباء، واعظین، مبلغین اور عوام وخواص کیلئے انمول تحفہ

خطباتِ حج وقربانی مع محرم الحرام اور شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ

ذوالحجہ، قربانی اور محرم الحرام اور شہادت حسین کے موضوع پر
اکابر علماء وخطباء کے چالیس سے زائد مستند خطبات ومقالات کا مجموعہ

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل... مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
قربانی حج اور عشرہ ذوالحجہ...... مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
بیت اللہ الکریم.......... حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمہ اللہ
واقعہ ابراہیم علیہ السلام........ سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ
خاتم الانبیاء کا حج........ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ
حضور ﷺ کے حج کی تفصیلات...... مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ
حجاج کے عاشقانہ واقعات...... شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا
حج فرض میں جلدی کیجئے.......... مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
حج کی تیاری...حج کے تقاضے........ مفتی محمد سلمان منصور پوری
حج بین الاقوامی عبادت......... حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمہ اللہ
حج اور قربانی کی حقیقت....... علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ
حاجیوں کو چند نصیحتیں......... مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ
حج کے انعامات......... مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

قربانی کی ضرورت...... مفتی محمد سلمان منصور پوری مدظلہ
فلسفہ عید قربانی...... مفسر قرآن مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ
قربانی کی حقیقت..... مولانا مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ
مسئلہ قربانی اور اسلام.... علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ
محرم الحرام فضائل واحکام.... مولانا روح اللہ نقشبندی مدظلہ
محرم اور عاشورہ کی حقیقت..... مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
سن ہجری کا آغاز سال نو کا پیغام.... مولانا احتشام الحق تھانویؒ
شہادت کی فضیلت واقسام.... مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شہادت عمر رضی اللہ عنہ......... علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ
شہادت حسین.... مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ،
شیعان علی اور اہل بیت.... مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ
شیعیت اور ماہ محرم..... مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری مدظلہ

محاسنِ اسلام کی ایجنسی کیلئے ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان 061-4514929-0300-7301239

زندگی میں دینی انقلاب لانے والی 15 ایمان افروز کتب پر مشتمل

خوشخبری
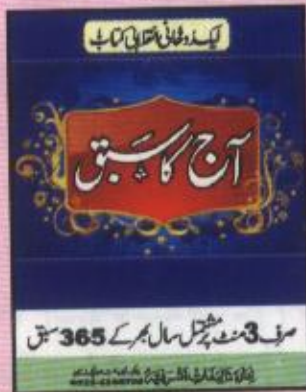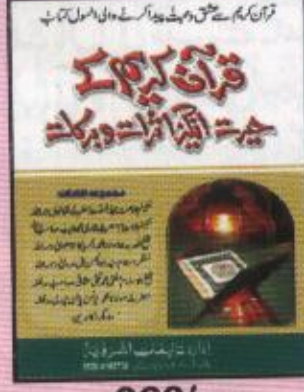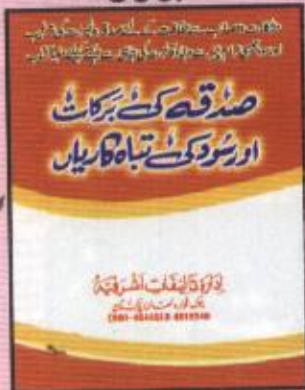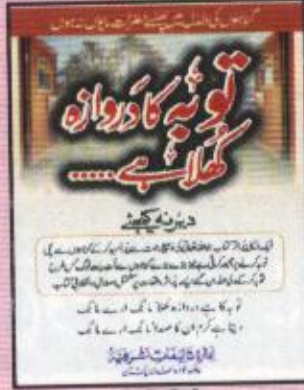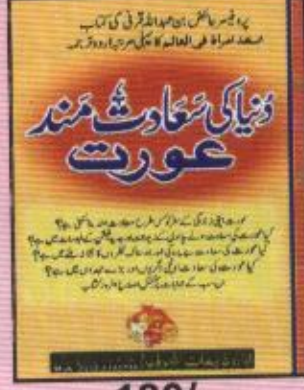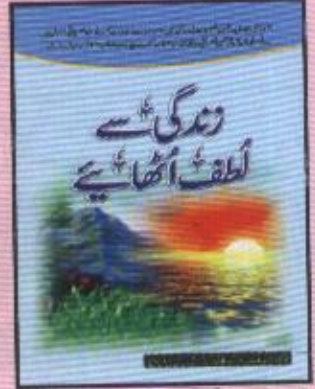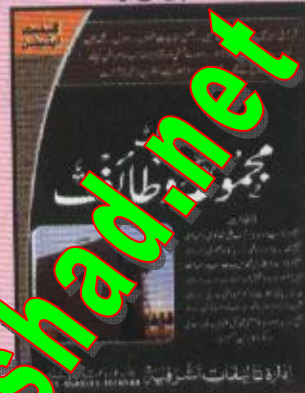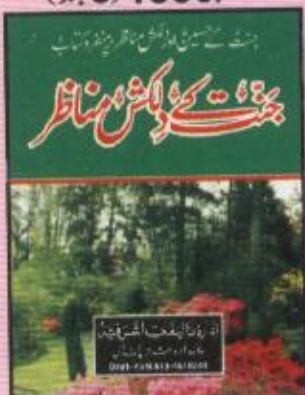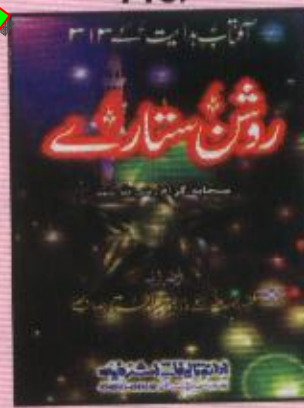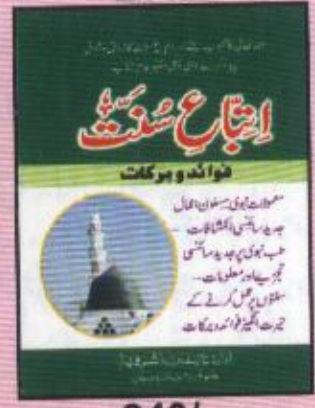
درج بالا **15** کتب کی عام قیمت **5365** روپے ہے جبکہ عیدی پیکج کے تحت آپ صرف **2677** روپے میں حاصل کر کے خود پڑھیے، خوشی کے اس موقع پر احباب کو ھدیہ کیجیے یا برائے ایصال ثواب پبلک مقامات کیلئے وقف کیجئے۔ مذکورہ کتب اکھٹی منگوانے پر ڈاک خرچہ بذمہ ادارہ...... یہ کتب پیکج کے علاوہ بھی دستیاب ہیں، مزید معلومات کیلئے فون پر رابطہ کیجئے۔ **0322-6180738**